بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۳۰

شرح چندہ
سالانہ 100 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

قریشی محمد ... اللہ
محمد نسیم خان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

۸؍ ربیع الاول ۱۴۱۷ ہجری ٭ ۲۵؍ وفا ۱۳۷۵ ہش ٭ ۲۵؍ جولائی ۱۹۹۶ء

1504. M.Salam E.E.,
Engr. System Planning
Power Directorate
H.P.S.E.B. Vidyut Bhawan
SHIMLA - 171 004 (H.P.)

اخبارِ احمدیہ

لندن ۱۸ جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت سے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احبابِ جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ جلسہ سالانہ لندن ۲۶، ۲۷، ۲۸؍ جولائی کو اسلام آباد ٹلفورڈ (انگلینڈ) میں منعقد ہو رہا ہے۔ احبابِ کرام اس جلسہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اسلام ہی واحد عملی مذہب ہے

جو زمانے کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بقا کا اہل ہے

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ جرمنی و بیلجیئم کے دوران غیر معمولی دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

(پانچویں قسط)

۲۶ مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۱۷ویں سالانہ اجتماع کا آخری دن تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے قبل دوپہران کے بعض کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات بھی دیکھے۔ خصوصیت سے کبڈی کے فائنل میچ کے دوران ہمہ وقت وہاں خود بنفس نفیس موجود رہ کر خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ شام پانچ بج کر پچیس منٹ پر اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت، عہد، نظم اور صدر مجلس جرمنی مکرم منور احمد صاحب عابد کی مختصر رپورٹ اجتماع کے بعد بادکروئزناخ شہر کی لیڈی میئر نے حضور ایدہ اللہ کو شہر کی چابی اعزاز کے طور پر پیش کی اور اس موقعہ پر حاضرین سے اپنے مختصر خطاب میں کہا کہ انہیں نوجوانوں کے اس جگہ اجتماع منعقد کرنے سے بے حد خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی خدام یہیں اجتماع منعقد کریں گے۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ سے اپنی ملاقات کو ایک یادگار تجربہ قرار دیا اور کہا کہ وہ اسے ہمیشہ یاد رکھیں گی۔ لیڈی میئر کے خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مختلف مقابلوں میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر قریباً پونے سات بجے اختتامی خطاب کا آغاز فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت کریمہ "ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ ...... الخ" کی تلاوت کی اور پھر فرمایا کہ الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع اپنی سابقہ روایات کے مطابق اس سال پہلے سے بھی بڑھ کر بارونق ثابت ہوا۔ ہر پہلو سے، ہر شعبہ میں پہلے سے ترقی کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ نومبایعین کے چھوٹے چھوٹے اجتماعات اسی اجتماع کی ذیل میں کروائے گئے ہیں کیونکہ یہ ابھی پوری طرح نظام میں جذب نہیں ہوئے۔ رفتہ رفتہ انہیں احمدی نظام کی سمجھ آ جائے گی اور وہ اپنے آپ کو نظام کا جزو لاینفک شمار کرنے لگیں گے۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے کام لیا اور اسی کا احسان ہے کہ ان کاموں میں برکت ڈالی۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

جتنی بھی بارشیں فضلوں کی ہم پر ہوں ہمارا فرض ہے کہ ہر قطرے کو اپنے دل کی زبان پر لیں اور حمد کے گیت گاتے رہیں

انشاء اللہ ایسے دن آئیں گے کہ مشرق و مغرب کی جماعتیں ٹی وی کے اعلیٰ انتظامات کے ذریعہ بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گی

اور ایک ایسا عالمی جلسہ ہو گا جس کی کوئی نظیر دنیا میں پیش نہیں کی جا سکے گی

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۱ جون ۱۹۹۶ء)

ٹورانٹو (کینیڈا): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد بیت الاسلام کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطے کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ الحشر کی آیات ۲۱۴ تا ۲۲۱ کی تلاوت فرمائی اور پھر ان آیات کے مضمون کو بیان کرنے سے قبل یہ اعلان فرمایا کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ کینیڈا کو اپنا ۲۰واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ گزشتہ جتنے جلسے ہیں ان میں ہر سال قدم ترقی کی طرف آگے بڑھتا رہا ہے اور ہر سال کوئی نہ کوئی سنگ میل رکھنے کی توفیق ملتی رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سال کا جلسہ ایک اور قسم کی خوشخبری بھی لایا ہے جس کا تعلق جماعت کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ بطور خاص جماعت انگلستان سے بھی ہے اور عموماً تمام دنیا کی جماعتوں سے ہے۔ اب تک اللہ کے فضل سے ٹی وی کے ذریعہ مرکزی جلسے اور مجالس تمام دنیا میں دیکھی اور سنی جا سکتی ہیں۔ گزشتہ ایک موقعہ پر میں نے جماعت سے گزارش کی تھی کہ انشاء اللہ وہ دن بھی آئیں گے جب ہم دو طرفہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں گے۔ آج کے مبارک جمعہ سے اس کا آغاز ہو رہا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر دیکھئے)

اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں

از سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اکثر اکابر نے حیات النبی پر کتابیں لکھی ہیں اور ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت موجود ہیں کہ کوئی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔"

(الحکم ۱۷؍ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۱)

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِعَدَدِ ھَمِّہٖ وَغَمِّہٖ وَحُزْنِہٖ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَاَنْزِلْ عَلَیْہِ اَنْوَارَ رَحْمَتِکَ اِلَی الْاَبَدِ۔"

(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

"ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ نگران بورڈ بدر قادیان۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۵ر وفاء ۱۳۷۵ ہش

دیوبندی چالوں سے بچیے!

(۷)

(۸) ۔ اسی طرح کتابچہ "محمد صلعم کے عاشق کہاں ہیں" میں لکھا ہے کہ گویا حضور علیہ السلام نے لکھا ہے کہ:۔

" قرآن شریف میں گندی گالیاں لکھی ہیں اور قرآن عظیم سخت زبان کے طریقے کو استعمال کر رہا ہے ۔" (ازالہ اوہام)

یہ نہایت بناوٹی حوالہ ہے جو کہیں بھی ازالہ اوہام میں اس طور پر نہیں ملے گا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو یہ فرمایا ہے کہ قرآن مجید نے بعض موقع پر کفار کے لئے جو سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسے ان کے معبودوں کو حصب جہنم (جہنم کا ایندھن) اور کفار کے لئے شر البریہ یعنی بدترین مخلوق کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں ۔ یہ موقع اور محل کے مطابق حقیقت الامر کے طور پر استعمال ہوئے ہیں نہ کہ یہ گالیاں ہیں۔ دیوبندیوں نے جھوٹے طور پر ان کو گالیاں بنا لیا ہے

جہاں تک قرآن مجید کی محبت و عزت کا سوال ہے تو حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

اسی طرح فرماتے ہیں :۔

" تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن ۔" (کشتی نوح ص۱۳)

یہ تو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قرآن مجید کے متعلق پاکیزہ خیالات ہیں جن کی نصیحت آپ اپنی جماعت کو فرما رہے ہیں لیکن اب دیوبندیوں کے خیالات بھی قرآن مجید کے متعلق سنئے جن کی نصیحت یہ ایک دوسرے کو کرتے ہیں۔ دیوبندیوں کا عقیدہ ہے کہ بحالت خواب قرآن پر پیشاب کرنا اچھا ہے (نعوذ باللہ۔ اللہ بچائے دیوبندیوں کے اس عقیدہ سے)

" ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے ۔ حضرت نے فرمایا بیان تو کرو ان صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن شریف پر پیشاب کر رہا ہوں حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے ۔"

(افاضاتِ یومیہ تھانوی ص۱۳۳ فتاویٰ رشیدیہ ص۱۰۹ و مزید المجید تھانوی ص۶۶ سطر ۲۳)

پھر دیوبندی لکھتے ہیں قرآن مجید کو پاؤں تلے رکھنا جائز ہے۔ لکھا ہے :۔

" کسی عذر سے قرآن مجید کو قاروراتـ میں ڈال دینا کفر نہیں رخصت ہے اور کوئی اور چیز نہ ہو تو قرآن شریف کو پاؤں کے نیچے رکھ کر اونچے مکان سے کھانا اتار لینا درست ہے اور بوقت حاجت قرآن شریف کو کسی کے نیچے ڈال لینا روا ہے ۔"

("حاجت" لفظ قابل غور ہے) (تحریف اوراق ص۴ بحوالہ وہابی نامہ ص۳۵)

قرآن مجید کی حد درجہ توہین کرنے والے یہ دیوبندی خدا جانے کس طرح معصوموں پر توہین قرآن کے الزام لگاتے ہیں۔

اے دیوبندیو ! مذکورہ حوالوں کو بار بار پڑھو اور خشک دیوبندیت سے توبہ کر کے سچے امام مہدی کو قبول کر لو تا کہ تمہیں قرآن مجید کا صحیح عرفان نصیب ہو ۔

(۹)

اس کتابچہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے صحابہ کی توہین کی ہے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے ۔ صحابہ کی جو عزت و عظمت حضور علیہ السلام کے دل میں تھی ان دیوبندیوں کے دلوں میں اس کا ہزاروں حصہ بھی نہیں ہوگی۔ سنئے صحابہ کی شان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کیا فرماتے ہیں ،۔

" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت (صحابہ) نے اپنے رسول مقبول کی راہ میں ایسا اتحاد اور ایسی روحانی یگانگت پیدا کر لی تھی کہ اسلامی اخوت کی رُو سے سچ مچ عضوِ واحد کی طرح ہوگئی تھی اور ان کے روزانہ برتاؤ اور زندگی اور ظاہر و باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عکسی تصویریں تھیں ۔"

(فتح اسلام ص۵۵)

اسی طرح صحابہ کی تعریف میں آپ اپنے عربی اشعار میں فرماتے ہیں :۔

ان الصحابۃ کلھم کذکاء ۔۔۔ قد نوّروا وجہ الوریٰ بضیاء

صحابہ سب کے سب سورج کی طرح تھے انہوں نے مخلوق کے چہرے کو روشن کر دیا

ترکوا اقاربھم وحب عیالھم ۔۔۔ جاءوا رسول اللہ کالفقراء

انہوں نے اپنے رشتہ داروں اور عیال کی محبت کو ترک کر دیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقراء کی طرح آئے ۔

انی اری صحب الرسول جمیعھم ۔۔۔ عند الملیک بعزۃ تعساء

میرا یقین ہے کہ تمام کے تمام صحابہ اللہ کے نزدیک عزت و تکریم رکھتے تھے ۔

(سر الخلافہ)

(۱۰)

مذکورہ کتاب میں نہایت غلط بیانی اور جھوٹ سے کام لیتے ہوئے عوام کو دھوکا دینے کے لئے ایک غلط حوالہ گھڑا گیا ہے جس میں گویا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے حضرت ابو بکر کی حضرت حسین کی اور حضرت فاطمہ کی توہین کی ہم خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتے ہیں کہ یہ حوالے غلط اور اصل مطلب سے ہٹا کر دھوکہ دینے کے لئے لکھے گئے ہیں مثلاً حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے کہ :۔

" ابو بکر و عمرؓ کیا تھے وہ حضرت مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے"

(ماہنامہ المہدی جنوری ، فروری ۱۹۱۹)

یہ حوالہ بالکل جھوٹ ہے ؛

ملاحظہ فرمائیے حضرت مرزا صاحب ۔ ابو بکر اور حضرت عمر کی تعریف میں کیا فرماتے ہیں :

" حضرت مولوی عبد الکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں خدائے غیور و قدوس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس گھڑی نے میرا ایمان حضرت اقدس (سیدنا احمد) کی نسبت اور بھی زیادہ کر دیا آپ (حضرت احمد) نے چھ گھنٹے کامل تقریر فرمائی اس سارے مضمون میں آپ (حضرت احمد) نے رسول کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیمات کے محامد اور فضائل اور اپنی غلامی اور کفش برداری کی نسبت حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے اور جناب شیخین رضی اللہ عنہما (یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں (یعنی صحابہؓ) کا مداح اور خاکپا ہوں۔ جو فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہیں سکتا ۔"

(اخبار الحکم نمبر ۲۹ جلد ۳ ۱۷ر اگست ۱۸۹۶ء ص۵ کالم ۱)

۔ حضرت امام حسینؓ کی تعریف و توصیف میں آپ فرماتے ہیں :۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر تھے اور بلا شبہ ان برگزیدوں میں سے تھا جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے اور بلا شبہ وہ سرداران بہشت میں سے ہے ۔"

(تبلیغ الحق ص۲۰۱)

پھر اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں ۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است ۔۔۔ خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است (آئینہ کمالاتِ اسلام)

یعنی میری جان اور دل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر قربان اور میری خاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کی ان گلیوں پر قربان (جہاں وہ رہے چلے پھرے) ۔

جہاں تک مذکورہ کتابچہ میں لکھے "صد حسین است در گریبانم" کا تعلق ہے تو اس میں حضور علیہ السلام نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی توہین نہیں فرمائی بلکہ فرمایا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہی کی طرح سینکڑوں غم میرے گریبان میں پوشیدہ ہیں نہ کہ نعوذ باللہ اس میں حضرت حسینؓ کی ہتک کی گئی ہے ۔ دیوبندی "حضرت امام حسینؓ" تو "درکنار" ان کے والد محترم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی ہتک کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مطابق فرمان ہے کہ

انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء ۔ (تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین) کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؓ تو خاتم الاولیاء ہے جبکہ دیوبندی خاتم کے معنی کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو پھر لازماً خاتم الاولیاء کے معنی ہوں گے کہ حضرت علی کے بعد کوئی ولی نہیں آسکتا۔ لیکن جو مرثیہ محمود حسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کی وفات پہ لکھا ہے اس کے ٹائیٹل پیج پہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق خاتم الاولیاء لکھا ہے۔ کیا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صریح ہتک نہیں جو آپ کو نہیں بخشنے وہ بیلیوں کو بھلا کب بخشیں گے ؟ چنانچہ مرثیہ کے ٹائیٹل پیج پر ذیل کی عبارت لکھی ہے۔ ٹائیٹل پیج کا عکس ہم بدر کے ۱۱ر جولائی کے شمارہ میں شائع کر چکے ہیں۔ لکھا ہے۔

" حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ حضرت عالی ماوائے جہاں مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولانا سید رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر مرثیہ ۔"

ہم تو یہاں تک کہیں گے کہ اس میں حضرت علی کے ساتھ ساتھ تمام محدثین کرام کی بھی ہتک کی گئی ہے ص۲۲

... صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی توہین کی ہے کیونکہ ہمارے نزدیک یہ خطاب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ جہاں تک حضرت ...

خطبہ جمعہ

بدیوں کا ترک نیکیوں کے استقبال کا ذریعہ ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۷ مئی ۱۹۹۶ء مطابق ۱۷ ہجرت ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ⑩

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ⑪

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑫

(سورہ الرعد: ۱۰ تا ۱۲)

یہ آیات کریمہ جن کی میں نے تلاوت کی ہے سورہ الرعد کی دسویں تا بارھویں آیات ہیں اور پہلے بھی دو گزشتہ خطبات کے موقعہ پر میں انہی کی تلاوت کرتا رہا ہوں۔ آج خصوصیت سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اقتباسات کے حوالے سے میں نے ان کی تلاوت کی ہے جن کے متعلق میں نے وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات جو اس آیت کی تفسیر میں آپ نے لکھے اور بیان فرمائے ہیں وہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

"عالم الغيب والشهادة" وہ غیب کا بھی عالم ہے اور شہادت کا بھی۔ "الكبير المتعال" کبیر ہے اور متعال ہے۔ عالم الغيب والشهادة کا ایک تعلق اس کے الکبیر اور اس کے المتعال ہونے سے ہے جس کے متعلق اشارۃً میں نے پہلے ذکر کیا تھا لیکن اس طرز بیان میں یہ بات بھی داخل ہے کہ وہی ہے جو ظاہر کو بھی جانتا ہے اور وہی ہے جو غیب کو بھی جانتا ہے۔ بندوں کو نہ تو ظاہر کا کچھ علم ہے نہ غیب کا کچھ علم ہے۔ اور چونکہ علم سے ہی کبر اور علم ہی سے بلندی عطا ہوتی ہے۔ تمام سربلندی علم کے نتیجے میں ہے۔ تمام عظمت علم کے نتیجے میں ہے۔ اس لئے نہ انسانوں میں کوئی کبیر ہے نہ انسانوں میں کوئی متعال ہے۔ اگر کبیر ہے تو اللہ کی ذات ہے۔ اگر متعال ہے تو وہ اللہ ہی کی ذات ہے۔ اور جہاں تک بندوں کا تعلق ہے وہ جو کچھ چھپاتے ہیں اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں، جو ظاہر کرتے ہیں اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔ سب برابر ہیں اس کی نظر میں۔ "من اسر القول و من جهر به" خواہ وہ بلند آواز میں اونچی اونچی باتیں کرے اور اپنے بلند بانگ ارادوں کا اظہار کرے یا دعاوی کرے یا کوئی مخفی باتیں دل میں چھپائے پھرتا ہو۔ فرمایا خدا کی نظر میں سب برابر ہیں۔ "و من هو مستخف بالليل و سارب بالنهار" اور جو رات کے پردوں میں چھپتا پھرے اور دن کو کھلم کھلا باہر نکلے ان دونوں کی حقیقت کو بھی وہی جانتا ہے۔ اور ان سب کے لئے ہر حال میں خدا ہی کی تقدیر کے تابع مقرر کردہ ایسے محافظ ہیں جو ان کی حفاظت فرما رہے ہیں۔ اور اگر خدا کی حفاظت نہ ہوتی تو نہ رات کو زندگی کا قیام ممکن تھا، نہ دن کو زندگی کا قیام ممکن تھا۔ تو اللہ کی حفاظت کی تقدیر کے تابع یہ جو آگے پیچھے، دائیں بائیں ان کے ساتھ جاری ہے ان کو ہر لحظہ موت سے بچا رہی ہے۔

(اس موقعہ پر مسجد کے لاؤڈ سپیکر کی آواز میں خرابی کی وجہ سے کچھ دیر کے لئے حضور نے خطبہ روک دیا اور اس ضمن میں ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔ اس نظام کی درستگی کے بعد حضور انور نے خطبہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔)

میں یہ بیان کر رہا تھا کہ قرآن کریم میں جہاں عالم الغيب والشهادة کا مضمون ہے وہاں یہ بھی ہے کہ تمہیں جب کسی حال کا علم نہیں نہ ظاہر کا، نہ غیب کا۔ تم اپنی حفاظت کا کیا انتظام کر سکتے ہو، کچھ بھی نہیں۔ اور جو اندرونی خطرات ہیں اور اکثر اندرونی ہیں اور جو مخفی خطرات ہیں اور اکثر مخفی ہیں ان سے انسان کے اندر مقابلے کی طاقت ہی نہیں کیونکہ علم کے بغیر مقابلہ ممکن نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے جہاں جس جس پہلو سے کسی انسان کو علم سے محروم رکھا ہے وہاں اس کی نگرانی کی ذمہ داری خود سنبھال لی ہے۔ پس یہ تعلق ہے اس مضمون کا "له معقبٰت من بين يديه و من خلفه يحفظونه من امر الله" کہ انسان کے آگے اور پیچھے خدا کے حکم سے ایسے کارندے چلتے ہیں جو اس کی تقدیر سے، اسی کے حکم سے حفاظت کر رہے ہیں۔ ورنہ موت کی تقدیر بھی خدا ہی کی ہے زندگی کی تقدیر بھی خدا ہی کی ہے۔

اس تعلق میں نیکی کو چھپ کر کرنا اور نیکی کو اعلانیہ کرنا یہ وہ مضمون ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روشنی ڈالی ہے اور بہت ہی گہری پرحکمت نصائح پر مشتمل مضمون ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس آیت کریمہ کے بہت سے پہلو ہیں بے شمار ایسے جن پر ایک وقت میں اکٹھے روشنی ڈالنا تو درکنار اس کا ذکر بھی ممکن نہیں ہے۔ بہت ہی وسیع مضامین پر پھیلی ہوئی یہ آیات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیکی کے چھپانے اور نیکی کے ظاہر کرنے کے مضمون کو خصوصیت سے پیش نظر رکھا ہے۔ فرماتے ہیں:

"پس مومنوں کو بھی دو ہی قسم کی زندگی بسر کرنے کا حکم ہے سراً و علانيةً" (ابراہیم: ۳۲)۔ یا وہ مخفی زندگی بسر کریں گے یا کھلی کھلی علانیہ زندگی۔ "بعض نیکیاں ایسی ہیں کہ وہ علانیہ کی جاویں اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو۔"

یعنی علانیہ نیکی میں ایک حکمت یہ ہے تاکہ لوگوں کو بھی تحریک ہو ورنہ مخفی نیکیاں ہر انسان کی ذات میں ڈوبی رہیں گی اور معاشرے میں عموماً نیکی میں آگے بڑھنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوگی۔

"اس سے غرض یہ ہے کہ تا اس کی وجہ سے دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی کریں۔ جماعت نماز (یعنی باجماعت نماز) علانیہ ہی ہے اور اس سے غرض یہی ہے کہ تا دوسروں کو بھی تحریک ہو اور وہ بھی پڑھیں اور "سراً" اس لئے کہ یہ مخلصین کی نشانی ہے جیسے تہجد کی نماز ہے۔ یہاں تک بھی سراً نیکی کرنے والے ہوتے ہیں کہ ایک ہاتھ سے خیرات کرے اور دوسرے کو علم نہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اخلاص مند ملنا مشکل ہے۔"

کہ نیکی کو عمداً اتنا چھپائے گویا اس کے وجود کے دوسرے حصے کو بھی اس نیکی کی خبر نہ ملے۔

"انسان میں یہ بھی ایک مرض ہے کہ وہ جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسے سمجھیں۔"

"لوگ بھی اسے سمجھیں" سے مراد یہ ہے کہ اس کے خرچ کے معاملات پر لوگوں کی بھی نظر ہو۔ یہ سمجھیں، کا مضمون یا تو کوئی غلط لکھا گیا ہے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ بعض الفاظ کو زیادہ وسیع معنوں میں استعمال فرماتے ہیں جو روزمرہ کے استعمال سے ہٹ کر ہوتا ہے۔ جو الفاظ یہاں لکھے ہوئے ہیں یہی ہیں "یہ بھی ایک مرض ہے کہ جو کچھ خرچ کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسے سمجھیں" شاید مراد یہ ہو کہ لوگ بھی اسے کچھ سمجھیں، اس کو عزت دیں، اس کو مرتبہ دیں "مگر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں" یہ ہے وہ اصل بات جس کی طرف توجہ دلانے کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کو چنا ہے۔ آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا توقع ہے اور آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتنی گہری دلی رضامندی کا اظہار فرمایا ہے۔

"مگر میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میری جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں کہ جو بہت کچھ خرچ کرتے ہیں مگر اپنا نام تک ظاہر نہیں کرتے۔ بعض آدمیوں نے مجھے کئی مرتبہ پارسل بھیجا ہے اور جب اسے کھولا ہے تو اندر سے سونے کا ٹکڑا نکلا ہے یا کوئی انگشتری نکلی ہے اور بھیجنے والے کا کوئی پتہ ہی نہیں۔ کسی انسان کے اندر اس مرتبہ اور مقام کا پیدا ہونا چھوٹی سی بات نہیں۔ اور نہ ہر شخص کو یہ مقام میسر آتا ہے۔ یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے

ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں۔" (ملفوظات جلد ۴ (طبع جدید) صفحہ ۴۴۳)

یہ ہے "سرا" کا مضمون جو بہت ہی گہرائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ بسااوقات انسان نیکی کرتا ہے اسے دکھاوے کا تو خیال نہیں ہوتا لیکن بالارادہ اخفاء کا بھی کوئی طریق اختیار نہیں کرتا۔ ایسے لوگوں پر کوئی حرف نہیں ہے کیونکہ چھپانا بھی ایک زحمت ہے اور کوشش کرکے کسی چیز کو چھپانا کسی غیر معمولی ارادے کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا ورنہ یہ نارمل نہیں ہے یہ عام انسانی طریق نہیں ہے۔ ایک انسان ریا سے پاک نیکی کرے اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی وہ دیکھتا ہے یا نہیں دیکھتا۔ اور اسی تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنا بھی ایک تجربہ بیان فرمایا ہے۔ کسی نے آپؑ سے پوچھا کہ آپ جب نماز پڑھتے ہیں اور خاص کیفیت طاری ہوتی ہے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں تو آپ کو کبھی خیال نہیں آتا کہ وہ لوگ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا جیسے انسان طویلہ میں نماز پڑھے اردگرد گھوڑے بندھے ہوں تو کسی کو خیال آئے گا کہ گھوڑے دیکھ رہے ہیں؟ وہم و گمان میں نہیں یہ بات آئی کہ کوئی دیکھ رہا ہے کیونکہ میری نماز کا ان سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ جس کے ساتھ ہے وہ دیکھ رہا ہے اور اسی کا خیال ایسا غالب ہو جاتا ہے کہ کسی اور طرف توجہ جاتی ہی نہیں۔ تو ضروری نہیں کہ ہر نماز کو چھپا کر ہی پڑھا جائے تو وہ "سری" نماز بنے گی ورنہ علانیہ ہو جائے گی۔ یہ مضمون بھی سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر چیز جو ظاہر ہے وہ ظاہر نہیں ہے بعض دفعہ "سر" ہی ہوتی ہے اور اس کے اندر "سر" ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو نماز لوگ دیکھتے تھے اور وہ نمازیں جو دوسروں کی دیکھتے تھے بظاہر تو ان میں فرق نہیں تھا۔ اگر خشوع و خضوع ہے تو بعض دفعہ غیروں میں بھی بڑے زور سے خشوع و خضوع پیدا ہوتا ہے مگر یہ "سری" کیفیت کہ پرواہ ہی کوئی نہیں کوئی دیکھ رہا ہے کہ نہیں دیکھ رہا ان کی حیثیت، حقیقت ہی کوئی نہیں۔ جس نے دیکھنا تھا وہ جانتا ہے اور وہی میرے لئے کافی ہے۔

یہ بھی ایک "سر" ہے جو علانیہ نمازوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور نیکی کا بھی یہی حال ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان چندے لکھواتا ہے چندے ادا کرتا ہے اس کے نام رسیدیں کٹتی ہیں اور اکثر یہی ہوتا ہے کیونکہ ہم نے چندے کے نظام کی بھی حفاظت کرنی ہے۔ مگر دینے والے کے ذہن میں کسی طرح بھی، کسی قسم کا کوئی ریاء کا پہلو نہیں ہوتا۔ مگر اس کے باوجود کچھ ایسے بھی ہیں جو محنت کرکے اپنی نیکی کو خود اپنی ذات سے بھی چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ہر انسان کو اپنی نیتوں پر نظر رکھنا خواہ وہ عبادت کے تعلق میں ہوں، خواہ وہ مالی قربانی کے تعلق میں ہوں یا وقت کی قربانی اور خدمات کے تعلق میں ہوں نہایت ضروری ہے۔

یہ جو فرمایا کہ دوسرے ہاتھ کو خبر نہیں ہوتی یہ بہت اہم مضمون ہے۔ یہ کوئی مبالغہ آمیزی نہیں ہے۔ ورنہ لفظاً تو ایک ہاتھ سے آپ نیکی کریں تو دوسرے ہاتھ کو ضرور خبر ہوگی کیونکہ آپ ایک ہی وجود کے حصے ہیں۔ مگر یہ جو مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عشاق کے حوالے سے بیان فرمایا کہ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ایسے ایسے بھی ان میں ہیں کہ مجھ تک سے نام چھپاتے ہیں۔ اور مومن کا اپنے آقا سے اتنا بھی فرق نہیں ہوتا جتنا ایک ہاتھ کا دوسرے ہاتھ سے ہوتا ہے۔ پس ایک ہاتھ سے نیکی کرنا اور دوسرے ہاتھ سے چھپانا اس سے بہتر انداز میں ظاہر نہیں فرمایا جاسکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی لوگ بعض دفعہ زیورات بھیجتے تھے اور خود آپ پر بھی نام ظاہر نہیں کرتے تھے۔ لیکن بہت سے ایسے تھے جو آپ پر ضرور ظاہر کرتے تھے اور دونوں باتیں اخفاء میں ہیں۔ جس نے نہیں ظاہر کیا اس نے اپنے پر اعتماد نہیں کیا۔ یہ نہیں کہ مسیح موعود پر اعتماد نہیں تھا۔ اس نے اپنے اوپر اعتماد نہیں کیا اس کو یہ یقین نہیں تھا کہ اگر میں نے مسیح موعود پر بھی نام ظاہر کردیا تو شاید میں اپنے نفس کی انا کی پیاس بجھانے کے لئے ایسا کر رہا ہوں اور دل چاہتا تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اپنی نیکی کو ظاہر کروں تاکہ دعائیں بھی حاصل کروں۔ لیکن دعاؤں کے ساتھ جہاں نفس کی ملونی کا خطرہ ہوا وہاں نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ایسے کرنے والے کو خود اپنے اوپر اعتماد نہیں تھا اور اعتماد نہ ہونے کے نتیجے میں اس نے اپنے ہاتھ سے اپنی انا کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ گویا اب کوئی امکان باقی نہیں رہا کہ میری انا کسی طرح بھی خوش ہوسکے اس لئے یہ قربانی تو ضرور خالصۃً اللہ کے لئے ہوگی۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ہی تحریر میں ایک بات بیان فرماکر اس کا ایک پہلو روشن فرمایا اور اس بات سے پردہ اٹھادیا کہ کیسے ایک ہاتھ کی نیکی کی دوسرے ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی۔

پھر ایسے بھی ہیں جو یہ اس غرض سے کرتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ میرے اور خدا کے درمیان ایسا تعلق قائم ہو جائے کہ اس کے اندر کسی انسان کا کوئی واسطہ نہ رہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے وہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب نام چھپاتے تھے تو کسی تکبر کی بناء پر نہیں کہ میرا خدا سے براہ راست تعلق ہے بلکہ خدا کی توجہ اپنی طرف پھیرنے کے لئے کہ میں بھی ایک تیرا بندہ ہوں میری نیکی براہ راست تجھ تک پہنچے اور کسی اور کا دخل نہ ہو۔ یہ مضمون ہے جو عین ایسے باریک کنارے پر کھڑا ہے کہ غلط بھی ہوسکتا ہے اور صحیح بھی ہوسکتا ہے۔ اگر غلط ہو تو ایسا آدمی ٹھوکر کھا کے گر بھی سکتا ہے۔ اگر صحیح ہو تو بہت بلند مقام تک اس کو پہنچا دیتا ہے اور گرتا ہے تو خدا کی جھولی میں گرتا ہے۔ پس اس پہلو سے "سر" کا مضمون بہت ہی گہرا اور باریک ہے اور جب تک ہم اس مضمون کو نہ سمجھیں زیادہ ترقیات نہیں کر سکتے۔ کیونکہ "سر" کے اندر جو اندھیرے ہیں وہ اپنی ذات کی راہ میں بھی حائل ہوتے ہیں۔ "سر" کو پہچاننا بہت مشکل کام ہے۔ اس لئے جو اپنی نیتوں کو ٹٹولتا رہتا ہے اسے رفتہ رفتہ وہ بصیرت عطا ہوتی ہے جیسے اندھیرے کمرے میں رہنے کے عادی کی آنکھوں کو عطا ہوتی ہے۔ وہ آنکھیں رفتہ رفتہ کھل جاتی ہیں اور بہت مدھم روشنی بھی ہو تو اس میں بھی کچھ دکھائی دینے لگتا ہے۔ گویا جن کی آنکھیں ہمیشہ باہر ہی کھلی رہیں ان کو نفس کے اندھیروں میں کچھ دکھائی نہیں دیتا کہ نیتوں کا آغاز انا سے ہوا تھا یا رضائے باری تعالیٰ کی خاطر قربانی سے ہوا تھا۔

پس یہ وہ "سر" کا پہلو ہے جس پر جماعت کو غور کرتے رہنا چاہئے اور جب تک یہ محاورہ نہ ہو جائے کہ ہم اپنی نیتوں کو خوب پہچان لیں اور ہماری نیتوں کے گرد لپٹے ہوئے کوئی پردے حائل نہ ہوں، ہماری نظر اور اس نیت کے درمیان اس وقت تک قلب کی صفائی ممکن نہیں ہے۔ جب صفائی ہو جائے پھر وہ مقام آتا ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے کہ اب یہ باتیں ختم ہوچکی ہیں، پرانی باتیں رہ گئی ہیں۔ کوئی دیکھتا ہے کہ نہیں دیکھتا ان سے میری توجہات کا مضمون بہت بالا ہوچکا ہے۔ پس وہاں تک پہنچنے کے لئے یہ بیچ کی منازل ہیں۔ اس لئے ہر انسان کو اپنی نیتوں پر نظر رکھنا خواہ وہ عبادت کے تعلق میں ہوں، خواہ وہ مالی قربانی کے تعلق میں ہوں یا وقت کی قربانی اور خدمات کے تعلق میں ہوں نہایت ضروری ہے۔ اور خطرات اس وقت تک درپیش ہوتے ہیں جب غیر کی تحسین کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ وہی وقت ہے جو ایک قسم کی طمانیت کا وقت بھی ہے اور خطرات کا وقت بھی ہے۔ اور یہ بھی ایک ایسا مضمون ہے جو یہاں اس سے مفر کوئی نہیں، بھاگ سکتے ہی نہیں۔ اب ہم جتنے بھی خدمت کرنے والے ہیں ان پر ہمیشہ نظر رکھتے ہیں اور امراء بھی نہ صرف نظر رکھتے ہیں بلکہ شکریوں کی چٹھیاں لکھتے ہیں اور مجھے بھی ساتھ بھیجتے ہیں۔ امیر صاحب یو۔کے کی بہت سی چٹھیاں میرے پاس آتی ہیں جو نقول ہیں ان لوگوں کے نام لکھی ہوئی چٹھیوں کی جن کو یہ لکھا گیا کہ آپ کی مالی قربانی جس انداز سے آپ نے کی، جس پیار اور خلوص سے کی وہ ہم تک پہنچی اور درج ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے بدلے دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ غرضیکہ اسی قسم کا مضمون ہے جو سب لکھنے والے لکھتے ہیں اور مجھے چٹھی بھیج دیتے ہیں۔ اور مجھے جو چٹھی بھیجنا ہے اس نیت سے نہیں کہ دیکھو ہم کتنی عمدگی سے اور فوری کام کر رہے ہیں۔ بلکہ مجھے یقین ہے کہ اس غرض سے بھیجتے ہیں کہ جو دعائیں ان کے دل سے ایک اچھے خدمت کرنے والے کے لئے اٹھی ہیں وہ میرے دل سے بھی اٹھیں۔ اب لکھتے ہیں ہم تو ان تک بھی آواز پہنچتی ہے کہ میری نیکی محسوس کی گئی ہے۔ ان کے نفس کو بھی ایک طمانیت نصیب ہوتی ہے۔ اور یہ وہ طمانیت ہے جو خطرے پر بھی منتج ہو سکتی ہے۔ اور یہاں لازم ہے کہ ہم اس خدا کی پناہ مانگیں جس کی طرف سے "**معقبٰت من بین یدیه و من خلفه**" مقرر ہیں کہ ہمیں ہر قسم کے خطرات سے بچاتے رہیں۔ تو نیکی کا مضمون جتنا گہرائی میں جاکر دیکھا جائے اتنا ہی زیادہ باریک سے باریک تر ہوتا چلا جاتا ہے اور بہت رفعتوں میں جا پہنچتا ہے۔ یعنی جتنی گہرائی ہے اتنی ہی رفعتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس پر ان رفعتوں کے سمجھنے کے نتیجے میں پھر انسان کو رفعتیں نصیب ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھے بغیر نیکی کے عام پھل تو اسے ملیں گے مگر وہ پھل جو لامتناہی ہیں وہ پھل ان کے حصے میں آتے ہیں جن کی نیتیں لامتناہی طور پر خدا کے لئے وقف ہوچکی ہوں۔

پس خرچ تو ہم نے کرنے ہی کرنے ہیں جس نے دس روپے چندہ دینے کی توفیق پائی ہے اپنی توفیق کے مطابق وہ دس ہی دے سکتا ہے جس نے لاکھ یا کروڑ کی پائی ہے اس نے بھی توفیق کے مطابق ایسا کیا۔ مگر نہ دس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں غیر معمولی مقبولیت پاگیا، نہ کروڑ کے متعلق کہہ

STAR☆ CHAPPALS

PH :- 543105

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER
& RUBBER CHAPPALS
105 / 661, OPP, BLOCK NO - 7 FAHIMABAD COLONY ,
KANPUR - 1 - PIN 208001

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 PH. 26-3287

سکتے ہیں کہ وہ خدا کے ہاں غیر معمولی مقبولیت پاگیا۔ خدا کے ہاں ہندسے ختم ہو جاتے ہیں اور وہ آخری نیت ہے جس پر خدا کی نظر ہوتی ہے۔ غربت اور امارت کی تفریق مٹ جاتی ہے۔ ہر پیش کرنے والا برابر ایک صف میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس ان معنوں میں وہ آیت ایک مضمون پیش کر رہی ہے "سواء منکم من اسرالقول و من جَهَرَ بِه" اب خدا کے حضور تم سب برابر ہوگئے ہو خواہ تم نے بڑھ بڑھ کے پیش کئے چھپ چھپ کے کئے لازم نہیں کہ چھپا ہوا آگے بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ چھپے ہوئے کی نیکیوں میں بعض چھپی ہوئی بدیاں بھی داخل ہو جاتی ہیں۔ اور علانیہ نیکی کرنے والے کے اندر بھی بعض اخفاء کے ایسے پہلو ہیں جن پر خدا کے سوا کسی کی نظر نہیں۔ پس یہ عجیب مضمون ہے کہ امیر اور غریب، ظاہر اور مخفی سب برابر ہو جاتے ہیں خدا کی نظر میں۔ اور وہی ایک ہے جو جانتا ہے کہ نیکی کیا ہے، کس حد تک ہے۔ اور اگر ہم محنت کرکے اپنی نیکیوں کو خدا کے لئے خالص کرنے کی کوشش شروع کر دیں تو یہ زندگی بھر کا سفر ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ آج آپ کے دل میں خیال اٹھا اور کل وہ بات ختم ہوگئی۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ زندگی کے ہر شعبے پر یہ مضمون حاوی ہے اور تمام زندگی ختم نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر روز ہم کچھ نہ کچھ کرتے ہیں اور جو بھی کرتے ہیں اس میں ہماری نیتیں شامل ہوتی ہیں خدا کے لئے یا غیر اللہ کے لئے کام کرنے کی۔ اپنے بچوں کو پالتے ہیں، اپنی بیویوں کی ضروریات پوری کرتے ہیں، اپنے دوستوں کا خیال رکھتے ہیں، تعلقات کے دائرے میں جکڑے ہوئے ہم آگے چلتے ہیں۔ اور ہر تعلق کے دائرے کے اندر خدا تعالیٰ موجود ہے جو ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ اگر اس کی طرف دھیان جاتا ہے اور وہ ایک موجود حقیقت کے طور پر ہر تعلق کے دائرے میں دکھائی دینے لگتا ہے تو یہ وہ ہے جو اس دنیا میں بقا نصیب ہو جاتی ہے اور باقی اور لافانی سے ایک تعلق شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر ہر تعلق کے وقت انسان اس انسان سے بہتر جس نے یہ باتیں محسوس کی ہیں سوائے خدا کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ اس نے خدا کی موجودگی کو کیسا پایا۔ کیا خدا کی موجودگی کے نتیجے میں اسے کوفت ہوئی اور طبیعت مکدر ہوئی اور اس کا جو لطف تھا وہ کچھ بکبکا سا ہوگیا۔ یا خدا کی موجودگی کے خیال سے اس کے لطف میں ایک مزید چمک پیدا ہوگئی اور اس کا لطف ایک آسمانی نوعیت کا ناقابل بیان لطف بن گیا۔

یہ دو انتہائیں ہیں جن کے درمیان ہر مومن کا قدم یا ایک انتہا کے قریب ہے یا دوسری انتہا کے قریب ہے اور یہ منازل لامتناہی ہیں۔ ایک مبتدی جو سفر کرتا ہے وہ پہلی حالت ہے اس کے قریب رہتا ہے۔ یعنی خدا کا تصور تو بار بار اٹھتا ہے لیکن گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے کہ یہ میرے دنیا کے تعلقات اس کے مزے میں اب میں خدا کا مضمون داخل کروں تو یہ مزہ کرکرا ہو جائے گا۔ سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، گفتگو میں یا خاموشی میں ہر حال میں انسان پر یہ کیفیت طاری ہو سکتی ہے کہ وہ خدا کی ہستی کا تصور باندھے اور وہ تصور یا اجنبی لگے یا ایسا تصور ہو جس کی تلاش تھی جو ایک خلاء کو بھر دینے والا ہو۔ یہ جو آخری بات ہے یہ آسان نہیں ہے اور محض یہ کہہ دینا کہ خدا سب سے پیارا ہے بالکل غلط ہے جب تک پیارا بن کے نہ دکھائے۔ اور پیار یونہی پیدا نہیں ہو جایا کرتے۔ انسان سے ہمارے پیار جو ہیں وہ تعلقات کے نتیجے میں لمبے عرصے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور اپنائیت ہوکر جب دوئی مٹتی ہے تو پھر تعلق ایک اور منزل پہ جا پہنچتا ہے ایک اور بلندی حاصل کر لیتا ہے۔

تو خدا تعالیٰ کی ذات اور انسان کی ذات میں اتنا بعد ہے کہ انسان سے تعلق میں بھی اگر بیچ کی منازل بہت ہیں اور وہ آخری یک جان ہونے کی منزل بہت بعد میں آتی ہے تو خدا کے تعلق میں تو بہت ہی مشکلات ہیں۔ اور دعا کے بغیر یہ مضمون حل ہو ہی نہیں سکتا یہ سفر طے ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔ کیونکہ شروع میں تو انسان کی طبیعت یہ اجنبیت محسوس کرتی ہے کہ جب میں انسان سے پیار کرتا ہوں، انسان کی خوبصورتی کو دیکھتا ہوں، اس کے احسانات کو دیکھتا ہوں تو یہ ساری باتیں قرب سے معلوم ہو رہی ہیں۔ اور اس میں ہم جنس ہونے کی وجہ سے کوئی بعد نہیں، کوئی اجنبیت نہیں ہے، ایک طبعی چیز ہے۔ مگر اس تعلق کو اہمیت نہ دوں اس کو ادنیٰ سمجھوں اور واقعی دل کے ولولوں کے ساتھ اپنی محبتوں کا مرکز خدا کو بنا لوں یہ جب تک حقیقتاً اس کو سمجھ نہ آئے اگر وہ ایسا دعویٰ کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ یہ آسان کام ہے ہی نہیں۔ کیونکہ جو یکسانیت ہے جب تک وہ نہ ہو اس وقت تک محبت پیدا نہیں ہو سکتی۔ سب سے بلند تر محبت وہ ہے جو یکسانیت سے پیدا ہوتی ہے اس میں پھر کبھی کوئی دوری نہیں ہوتی۔ جو محبتوں کا سفر کرتے ہیں آغاز میں جو محبت بہت ہی غیر معمولی طور پر طاقتور دکھائی دیتی ہے جب بھی اس میں رخنہ پڑتا ہے یکسانیت کے فقدان سے پڑتا ہے۔ میاں بیوی خواہ کیسے ہی پیار سے زندگی کا سفر شروع کریں جوں جوں وقت کے ساتھ مختلف صورت حال پر ردعمل میں اختلاف دکھائی دیتا ہے، جوں جوں نظریات کے اختلاف جو ہیں وہ روزمرہ کی زندگی پر اثرانداز ہونے لگتے ہیں، وہ جو دخل اندازی ہے وہ محبتوں کے اندر ایک رخنہ ڈالنے والی دخل اندازی ہوتی ہے جو یکسانیت کے فقدان سے پیدا ہوتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ وہی چیز جو پہلے خوبصورت دکھائی دیتی تھی اس کی خوبصورتی کے باوجود اس میں وہ دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ دل پیچھے ہٹ جاتے ہیں حالانکہ جسم وہی رہتے ہیں۔ تو اس وجہ سے درحقیقت محبت کا فلسفہ ہی یکسانیت ہے اور جب تک یکسانیت پیدا نہ ہو اگر جنسیں بھی الگ الگ ہوں تو محبت کا پیدا ہونا ناممکن ہو جاتا ہے۔

اسی لئے وہ بزرگ جن کا میں ذکر کیا کرتا ہوں بابا عبدالستار صاحب، بزرگ صاحب کہتے تھے، عبدالستار خاں۔ قادیان میں ایک پٹھان مہاجر تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غیر معمولی عشق تھا اور خدا پرست ایسے تھے کہ جو دل سے دعا اٹھتی تھی بہت جلد اس کا جواب ملتا تھا۔ اور سادہ انسان مگر بہت گہرا اور باریک مزاج۔ چنانچہ ان کا جو واقعہ میں نے پہلے بھی بارہا آپ کے سامنے رکھا ہے وہ اس موقع پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ انہوں نے ایک دفعہ یہ دعا شروع کردی کہ اے خدا میں نے تو ملکہ وکٹوریہ کو دیکھا نہیں ہے اس کا نام سنا ہے۔ نہ اس کے ساتھ میرا کوئی قومی تعلق ہے، نہ جسمانی طور پر کوئی تحریک میرے دل میں اس کے لئے پیدا ہو سکتی ہے، ہاں اس کی نیکی کے تذکرے سنے ہیں کہ اچھی بادشاہ ہے۔ تو اگر کوئی مجھے کہے کہ ملکہ وکٹوریہ سے عشق شروع کردو میں کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے، میری طاقت میں نہیں ہے۔ اور پھر عرض کیا کہ اے خدا پھر جنسوں کا بھی تو اختلاف ہے۔ اب کہاں میرا اور ملکہ وکٹوریہ کا فرق، کہاں میرا اور تیرا فرق۔ کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ تو جہاں قدر مشترک ہی کوئی نہیں وہاں کیسے میں تجھ سے محبت کروں مجھے یہ سمجھا دے۔ یہ دعا کرتے ہوئے کشفی حالت طاری ہوگئی اور اس کشفی حالت میں ان کو ایک شعر الہام ہوا کہ

عشق اول در دل معشوق پیدا می شود
تا نہ سوزد شمع کے پروانہ شیدا می شود

کہ عشق تو پہلے معشوق کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اگر شمع جلے نہیں تو پروانے کو کیا پاگل پن ہے کہ وہ شمع پر، بجھی ہوئی شمع پر جاکر اپنی جان نچھاور کرے۔ پروانہ جلتا تو ہے مگر پہلے شمع جلتی ہے۔ معشوق پہلے جلتا ہے عاشق بعد میں جلتا ہے۔ عجیب جواب تھا یہ۔ اور چونکہ وہ بہت ہی گہرے عارف باللہ تھے وہ اس مضمون کو سمجھ گئے کہ دراصل خدا سے محبت خدا ہی کی محبت کے نتیجے میں پیدا ہو سکتی ہے اور ساری کائنات میں خدا کی محبت کے مظاہر بکھرے پڑے ہیں۔ کوئی بھی زندگی کا سانس ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے لطف و احسان کا مظہر نہ ہو۔ وہ ہماری طلب کر رہا ہے، وہ ہمیں بلا رہا ہے۔ تو اس مضمون کو سمجھیں تو پھر ایک یکسانیت کے مضمون کا آغاز شروع ہو جاتا ہے۔ پھر جو کچھ وہ ہے ویسا بننے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر خدا محسن ہے اور بندہ محسن بنتا ہے اور خدا کے احسانات کا دائرہ جو لامحدود ہے اس پر نظر رکھ کر محسن بننے کی کوشش کرتا ہے تو خدا سے ایک قسم کی یکسانیت پیدا ہونے لگتی ہے۔ اور پھر خدا کا فضل ہے جو اس کی اس دل کی تمنا کے تیل پر آسمان سے اپنی محبت کا شعلہ برساتا ہے اور "نور علیٰ نور" بن کر وہ انسان جو خدا سے کوئی بھی نسبت نہیں رکھتا محبت میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔ تو شمع پہلے جلتی ہے پروانہ بعد میں یہ مضمون ہے کہ وہ شمع روشن ہے اور اس کی روشنی ساری کائنات پر پھیلی ہوئی ہے۔ "اللہ نور السموٰت وَ الارض" اس پر غور تو کرو جب تم اس کے نور کے پردوں کو دیکھتے ہو جو پردوں کے پیچھے ہے لیکن پردے چمک اٹھے ہیں تو دراصل تمہیں اسی سے تو محبت ہو رہی ہے۔ ان کو بیچ میں حائل کیوں رہنے دیتے ہو۔ حسن خواہ انسان کا ہو، خواہ پھولوں کا ہو، خواہ پہاڑوں کا ہو، ندی نالوں کا ہو یا صحراؤں کا حسن وہ بھی تو ایک حسن ہے۔ صحراؤں کا حسن ہو، ہر حسن پر جب انسان غور کرتا ہے تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کا حسن کارفرما ہے۔

اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

چشمِ مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

یعنی ہمیں تو خوبصورت آنکھیں بھی تیری ہی طرف لے جاتی ہیں اور ان کی زلفیں بھی خمدار ہوں بھی تو ان کا ہاتھ تیری ہی طرف اٹھتا ہے۔ یہ ساری نظر اسی مضمون کی مظہر ہے کہ کس طرح خدا کا حسن روشن ہو چکا ہے اور جگہ جگہ ذرے ذرے پہ روشن ہے۔ اور جدھر بھی نظر ڈالو تمہیں خدا کی محبت کی راہیں دکھائی دیں گی لیکن پہلے یہ شعور تو پیدا کرو کہ حسن ہے کیا اور کس کا ہے۔ اس مضمون میں جب تم داخل ہوتے ہو تو ہر قدم پر "اذن اللہ" کی ضرورت ہے۔ اللہ کے اذن کے بغیر اگلا قدم اٹھانے کی توفیق نہیں۔ ورنہ اس مضمون میں بھی ہر قدم پر وہ خطرات ہیں جن سے بچانے کے لئے آیت کے اس حصے کی ضرورت پڑتی ہے "له معقبٰت من بين يديه و من خلفه يحفظونه من امر اللہ" کیوں کہ یہ مضمون بسا اوقات حقیقت سے مجاز کی طرف لے جاتا ہے اور انسان کو مجاز ہی میں غرق کر دیتا ہے۔ اور جتنے قدم خدا کی طرف بڑھنے کے ہیں اتنی ہی ٹھوکریں اس راہ میں حائل ہیں۔ ہر قدم پر ایک ٹھوکر بھی ہے اور آگے بڑھنے کے امکانات بھی ہیں۔ تو جس کو سب کچھ دکھائی دے رہا ہے اسی کی طرف کیوں نہ توجہ کی جائے۔

طالب دعا:— محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

SPECIALIST IN LEATHER BELTS, LEATHER
LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS ETC.
19 A. JAWAHAR LAL NEHRU ROAD
CALCUTTA - 700081

C. K. ALAVI

RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

"لہ معقبت" اس کے پاس ایسے معقبات ہیں جو تمہاری حفاظت کر سکتے ہوں، تمہارے آگے اور پیچھے چلیں تمہاری نیتوں پر نگران ہو جائیں۔ مگر اگر اس سے مدد مانگتے ہوئے آگے بڑھو گے تو یہ نصیب ہوگا ورنہ نصیب نہیں ہوسکتا۔ باقی جتنے دعوے کرتے ہیں سب جھوٹے ہیں کہ ہم نے تو خدا کی محبت کو پالیا ہے، ہم سمجھ گئے ہیں، ہم نے قربانی خدا کی خاطر کردی ایک آدھ دفعہ نیت صاف کرکے خدا کی خاطر چھپ کے کی ضرور ہوگی اور بسااوقات انسان کو توفیق ملتی ہے۔ مگر ایک قدم ہی تو سفر کا نام نہیں۔ خدا کی طرف سفر تو لامتناہی ذات کی طرف سفر ہے۔ اس کا تو ہر قدم ایک مشکل قدم بھی ہے اور قدم بھی لامتناہی ہیں، نہ ختم ہونے والے قدم ہیں۔ تو ایک آدھ نیکی کرکے اس پر خوش ہو کے بیٹھ جانا اور یہ سمجھ لینا کہ ہم نے سب کچھ پالیا، یہ انتہائی بےوقوفی ہے اور اس کے نتیجے میں جو کچھ پایا ہے وہ بھی کھویا جاتا ہے۔

ایسے ایسے لوگ بھی آپ دیکھیں گے جنہوں نے کچھ پایا اور اس پانے کے تکبر نے ہی ان کو ہلاک کردیا۔ بڑے بڑے سر اونچا لئے پھرتے ہیں۔ کوئی ایک راز اتفاقاً مل گیا جو معمولی بات ہے۔ عارف باللہ کو تو روزانہ خدا تعالیٰ بےشمار نکات عطا فرماتا ہے اور وہ جھک کر قبول کرتا ہے، وہم و گمان میں بھی نہیں آتا کہ میری کوئی چالاکی ہے۔ لیکن ایسے ایسے بےوقوف بھی آپ کو نظر آئیں گے جو ایک بات پکڑ کے بیٹھ گئے ہیں اور بار بار وہ پوچھتے پھرتے ہیں لوگوں سے کہ اس کا جواب دو۔ گویا میرے سوا کوئی اس کا جواب نہیں جانتا۔ وہ چھوٹا سا کوئی چٹکلہ بےحقیقت، بےمعنی اور اسی چٹکلے کے تکبر میں مبتلا ہو کر اگر کوئی نیکی تھی بھی تو وہ بھی برباد کر بیٹھتے ہیں۔ کئی ایسے آدمی میرے علم میں ہیں بعضوں سے میری گفتگو ہوئی، بعضوں کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ انہوں نے یہ سوال کیا ہم نے بہت پھرا ہے بہت دیکھا ہے اس سوال کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ مراد یہ نہیں کہ سوال کے جواب کی تلاش ہے۔ مراد یہ ہوتی ہے کہ ہمیں پتہ ہے تمہیں کچھ پتہ نہیں۔ اور آپ لاکھ ان کو سمجھانے کی کوشش کریں وہ سر ہلاتے رہیں گے کہ نہیں۔ اصل بات بتائیں گے نہیں کیونکہ وہ بات ہوتی کچھ نہیں، بےحقیقت سی بات ہوتی ہے اور سر پھیر کے چلے جاتے ہیں کہ ہمیں یہاں سے بھی نہیں ملا جواب۔

ہمہ وقت خدا کے وجود کا تصور اور اس کی حاضری ہی ہے جو سِرّ کو نیکی بنا دیتی ہے۔ اور یہ "سِرّ" جب نیکی بنتا ہے تو ایک سِرِّ نہاں بن کر جو اللہ کے عشق اور اللہ کی محبت کا سِرّ ہے اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔

ایسے ایک دو آدمیوں سے واسطہ پڑا اور اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ ان کی نفسانی حالت کو سمجھتے ہوئے ان کو لوگوں کے سامنے بہرحال لاجواب کر دیا۔ وہ سر اٹھا کے نہیں واپس جا سکا اور اتنی بھی توفیق نہیں ملی کہ کہہ دے کہ ہاں میری تسلی ہوگئی ہے۔ تو تسلی بھی خدا کا کام ہے وہ بھی بندے کے بس کی بات نہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بھی ایک ایسا صوفی پہنچا تھا ایک بار اور بڑے اس نے تکبر کے ساتھ کہا کہ میں چند سوال لے کے آیا ہوں میرے جواب دیں آپ فوری طور پر۔ آپؓ نے فرمایا بتاؤ۔ اس نے کہا کہ یہ بتائیں اگر کوئی کشتی پر سفر کر رہا ہو اور کنارا آ جائے تو کنارے پر پہنچنے کے بعد کشتی میں بیٹھا رہے اس کو آپ کیا سمجھیں گے۔ اس کو آپ بےوقوف اور پاگل کہیں گے یا دانا سمجھیں گے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا میرا جواب یہ ہے کہ اگر وہ لامتناہی سمندر میں سفر کر رہا ہے تو جہاں کنارہ سمجھ کے اترا وہیں ڈوبا۔ اور اچانک وہ سمجھ گیا۔ جس مسئلے کا جواب اس کو دنیا میں کہیں نہیں ملا تھا وہ بے اختیار بول اٹھا کہ مسئلہ حل ہوگیا۔ وہ صوفیوں کا ایک فرقہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ جب خدا کو پالیا تو عبادتوں کی کیا ضرورت ہے۔ خواہ مخواہ پانچ وقت کی نمازیں اور شریعت کی پابندی یہ چیزیں تو خدا کے حصول اور اس کی تلاش کے لئے ہیں۔ جب ہم نے پا ہی لیا تو پھر کیا ہے۔ مگر حضرت مصلح موعودؓ بات کو سمجھ گئے اور کیسا عمدہ جواب دیا کہ تم اس کو پانے کا دعویٰ کر رہے ہو جو لامحدود ہے اور تم محدود ہو۔ اس لئے جہاں یہ دعویٰ کیا وہیں غرق ہو جاؤ گے۔ تو تکبر ہے جو انسان کو غرق کر دیتا ہے اور تکبر بھی اندھیروں کی پیداوار ہے۔ کبیر کہلانے کا حق صرف اس کا ہے جو جانتا ہے۔ پس دیکھیں اس آیت کے ہر لفظ کو ہر لفظ کے ساتھ خدا نے ایسے رشتوں میں باندھا ہے کہ وہ ظاہری طور پر بھی دکھائی دیتے ہیں اور گہرائی میں بھی مسلسل چلتے ہیں۔

پس اگر تم کوئی بلندی چاہتے ہو، اگر عظمت چاہتے ہو تو اللہ کے علم میں غرق ہو جاؤ اور اس کے علم کو اپنا لو، اس کے علم کے سائے تلے چلو تب تمہارے لئے بچنے کا امکان ہے اور پھر تمہاری حفاظت ہوگی۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو تمہاری نہ نیکی کی کوئی قیمت ہے نہ بدی کی کوئی حیثیت سب کچھ خدا کی نظر میں برابر ہی ہیں۔ یکساں دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہو کبھی نیکی کے نام پر کبھی بدی کے شوق میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے پھر فرماتے ہیں:

> "یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں۔" (ایضاً)

یعنی اخفاء کی انتہا جو ہے یہ تبھی نصیب ہوتی ہے کہ سب دنیا نظر سے غائب ہو جائے کوئی دیکھ ہی نہ سکے یہی میں آپ کو سمجھا رہا تھا کہ یہ وہ حالت تھی جس کو مسیح موعود نے پایا اور ایک اور سوال کے جواب میں اس کو ظاہر فرما دیا۔ یہاں آپ غائبانہ حوالے سے باتیں کر رہے ہیں اپنا مضمون نہیں بتا رہے۔ اس کو بھی اخفاء میں رکھا ہوا ہے کہ میں خود اس تجربے سے گزرا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس کے بغیر یہ بات نصیب ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ کا تعلق اتنا بڑھ جائے اور اس کی ہمہ وقت حاضری اس کے سامنے یا آپ کی خدا کے حضور ہمہ وقت حاضری یہ مضمون ساری زندگی کے ہر پہلو پر اتنا غالب آ جائے کہ باقی گویا کچھ بھی نہیں رہا، ہر دوسری چیز فنا ہوگئی ہے پیچھے ہٹ گئی ہے۔ اس وقت پھر خدا تعالیٰ اس آخری مقام کی نیکی کی توفیق بخشتا ہے جو اسرار میں سب سے بڑھ کر سر ہے یعنی دنیا سے چھپا ہوا اور خدا کے تعلق کا وہ سر جس کا اس بندے کے سوا جس کا خدا سے وہ تعلق ہے کسی کو کوئی علم نہیں ہوتا۔

پس یہاں "سر" دو معنوں میں ہے ایک یہ کہ دنیا کی نظر سے جب وہ غائب ہو جاتا ہے یا دنیا کو غائب کر دیتا ہے تو ایک راز ہے جو کسی کو معلوم ہو ہی نہیں سکتا۔ جس نے مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اپنی نیکی چھپائی جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اب اس کے دفاع میں بیان فرما رہے ہیں کہ میں اس کے اس فعل کو تکبر نہیں سمجھتا بلکہ اس کی ایک حالت ہے اور اس حالت کے بغیر اگر ایسا کرو گے تو یہ بھی ریاکاری ہے اور یہ بھی اپنے نفس سے چھپنے کی بات ہے۔ اس لئے طبعی حالتوں کے ساتھ ان نیکیوں کو ادا کرو یہ بھی بڑا ضروری ہے۔ یہ نہیں کہ آج میرا خطبہ سنا تو کل مجھ سے چھپا چھپا کے کریں اور سمجھیں کہ آپ نے اس مقام کو پالیا ہے۔ کسی بت بنانے سے بت کی شکل کا وہ انسان تو نہیں بن جایا کرتا۔ یہ وہ گہری حقیقتیں ہیں جو زندہ حقیقتیں ہیں۔ بت بنانے سے ان بتوں میں جان نہیں پڑ سکتی۔ اس لئے یہ حقیقتیں آپ کو بھی تب زندہ کریں گی اگر یہ خود زندہ ہوں گی۔

تو جہاں تقویٰ کے ساتھ سچائی کے ساتھ دل کا ایک جذبہ مختلف امکانات سے گزرتا ہوا آخر ایک فیصلے تک پہنچتا ہے اور وہ ایک ایسے اخفاء کا فیصلہ ہے جس میں اور کوئی دنیا کا انسان اس سے باخبر نہیں ہوتا یہ وہ سر ہے جو اس کی نیکی کو حاصل ہوا جو ہر چیز سے چھپ گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ اس شخص کو زیبا ہے اور اسی کو اس کی توفیق ہے جس کی نظر میں ہمہ وقت خدا موجود ہے۔ یہ ہے وہ اہم نکتہ جس کو سمجھے بغیر آپ اس نیکی کی نقل بھی ماریں گے تو نیکی کو ضائع کر دیں گے۔ اگر انسان کلیۃً اپنی نیکی کو ہر دوسرے وجود سے چھپالے تو اس سے بڑا پاگل پن کوئی نہیں سوائے اس کے کہ اس وجہ سے چھپایا گیا ہو کہ جس کی خاطر ہے جو ہمہ وقت حاضر ہے اس کی نظر میں آ چکی ہے اور مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اب کوئی اور اس کو دیکھے یا نہ دیکھے۔ پس ہمہ وقت خدا کے وجود کا تصور اور اس کی حاضری ہی ہے جو سر کو نیکی بنا دیتی ہے۔ اور یہ سر جب نیکی بنتا ہے تو ایک سر نہاں بن کر جو اللہ کے عشق اور اللہ کی محبت کا سر ہے اس کے دل کو روشن کر دیتا ہے۔ اچانک اس سر میں سے ایک اور سر جاگ اٹھتا ہے وہ اللہ کی ایسی محبت کا سر ہے جو خدا کو اس سے ہے، اس کو خدا سے ہے۔ دنیا میں کوئی بھی اس کا شریک نہیں، کسی کو علم نہیں ہوتا کہ یہ محبت کیسے پیدا ہوئی، کیا ہے، کیا اس کی حقیقت ہے اور کس عالی مرتبے تک خدا اس محبت کے ذریعے اس کو پہنچا دے گا۔

یہ جو صورتحال ہے یہ چند مالی پیسوں کی قربانی کے تعلق میں بیان ہو رہی ہے لیکن آپ دیکھیں اس کا کتنا وسیع مضمون ہے۔ زندگی کی ہر نیکی کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ ہر انسانی جذبے پر یہ بات چھائی ہوئی ہے۔ "اس کے ساتھ ایک صافی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔" یہ الفاظ مسیح موعود علیہ السلام کے ہیں "دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔ یہ نہیں کہ دکھاوے کی خاطر تعریف سے بھی چھپتا پھرتا ہے اس کی بلاہ سے ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ ہوتی ہے تو معنے کوئی نہیں۔ بسااوقات ایسا انسان کو تجربہ ہوتا ہے کوئی شخص جس نے کسی کے ساتھ نیکی کی ہو بعض دفعہ وہ اس کی تعریف میں خط لکھتا ہے تو جس نے واقعۃً اللہ کے لئے کی ہوتی ہے اس کو پرواہ کوئی نہیں ہوتی۔ یہ الفاظ اس کے دل میں کوئی کسی قسم کی بھی تحریک نہیں پیدا کرتے جو تعریف کو کرنی چاہئے کیونکہ وہ اپنی تعریف خدا سے وصول کرچکا ہوتا ہے۔ اس لئے دوسری دفعہ وہ وہی سودا کسی اور کو نہیں بیچتا۔ تو اس طرح انسان اپنی نیکیوں پر نظر رکھ سکتا ہے جیسے مسیح موعود علیہ السلام نے باریک باریک مقامات پر نظر رکھتے ہوئے آپ کی راہنمائی فرمائی ہے۔

"غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو" اب ایک اور مضمون شروع ہوگیا ہے "غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو۔ جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کروگے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریاء کی ملونی نہ ہو اس وقت تک سلوک کی منزل طے نہیں ہوتی"۔ یعنی بعض ترک شر پر ہی نازاں ہوتے ہیں ہم نے فلاں بدی چھوڑ دی ہم نے فلاں بدی چھوڑ دی۔ فرمایا بدی چھوڑنا تو کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کس نیکی نے اس بدی کی جگہ لی ہے، یہ ہے اصل مضمون۔ اگر آپ صفائی کرکے بیٹھ جائیں اور کچھ بھی وہاں نہ لگائیں وہ خلاء کی خلاء ہی رہے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ صفائی اس لئے کی جاتی ہے کہ گندگی پھینکی جائے اور اچھی چیز اس کی جگہ رکھی جائے یا اچھوں کو وہاں آنے کی دعوت دی جائے۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
پروپرائیٹر۔ حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ فون۔ 649_04524

اگر خالی صفائی ہی ہے، نہ اچھا سامان، نہ اچھے آنے والے لوگ تو اس صفائی کا کیا فائدہ۔ فرمایا نیکیوں سے اپنے دلوں کو بھرنا یہ وسعت بناؤ اگر نیکیوں سے دلوں کو نہیں بھروگے تو سلوک کی کوئی منزل طے نہیں ہوگی۔ پس بدیوں کا ترک نیکیوں کے استقبال کا ذریعہ ہے۔ اور جب تک نیکیاں حاصل نہ ہوں خدا کی طرف آگے بڑھنے کے لئے کوئی قدم اٹھانے کی توفیق نہیں مل سکتی۔

آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "یاد رکھو ریاء حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو"۔ اور جو نیکیاں ہیں انکی حفاظت کے لئے پھر ایک اور مشکل بدیاں دور کرو اور نیکیاں اختیار کرو اور ریاء کا ڈاکو ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ ہر قدم پر دکھاوے کا جو شیطان ہے وہ ابتلا لے کر آتا ہے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ تو ایسے ہے جیسے خشک گھاس پھوس کو آگ دکھا دی جائے اس طرح یہ نیکیاں جل جاتی ہیں۔ دراصل اس میں ایک اور گہرا مضمون ہے وہ یہ ہے کہ نیکی جس کے ساتھ دکھانے کی تمنا ہو وہ ہری ہوتی ہی نہیں وہ ہوتی ہی خشک گھاس کی طرح ہے۔ اور ریاء بس وہ تیلی بنتی ہے جو خشک گھاس پھوس کو دکھا دی جاتی ہے اس نے تو بھڑکنا ہی ہے، اس کے مقدر میں جل جانا ہے۔ ورنہ نیکیوں میں گیلی مٹی کا مضمون پایا جاتا ہے۔ اس کے اندر طراوت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ روئیدگی ہوتی ہے، سبزی اس سے نکلتی ہے اس کو تو تیلی جلا نہیں سکتی اور تیلی کا دماغ میں تصور بھی نہیں آتا اس کے ساتھ۔ پس وہ جس کو لوگ نیکی سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ان کے جلانے کا انتظام بھی کرتا رہتا ہے یہ قانون قدرت ہے۔ جیسے گھاس پھوس کسی باغ میں زیادہ اکٹھا ہو جائے تو مالی ایک طرف کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ پھر اس ڈھیر کو ایک دن تیلی دکھا کر اس خس و خاشاک سے اپنے چمن کو پاک کر لیتا ہے۔

تو اسی طرح اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکی کا سفر کرنے والوں کا حال ہے جو ان کے ریاء کی باتیں ہیں شیطان ان کو تیلی لگاتا ہے اور وہ جل کر خاک ہو کر جو اگر باقی کوئی نیکی رہ گئی ہے تو وہی رکھیں گی باقی سب باتیں اس دنیا میں خاک ہو کر اڑ جاتی ہیں۔ تو کوئی پتہ نہیں کہ ہم کتنی نیکیاں لے کر خدا کے حضور حاضر ہوں گے۔ اب اس مضمون پر نظر رکھیں تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنے ہم نے بظاہر پھل پھول اکٹھے کئے کتنے ہی سرد و سمن سے اپنے نیکی کے چمن کو سجایا اور سمجھتے یہ رہے کہ یہ لہلہاتا ہوا باغ ہے لیکن وہ تھا خشک گھاس پھوس۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یا سوکھی ہوئی ٹہنیاں تھیں۔ اور ریاء کے ہر شیطان نے ہر موقع پر اسے تیلی دکھائی اور آگ لگادی اور اگر آخر پر جاکر یہ آنکھ کھلے اور انسان کو پتہ چلے کہ مضمون کیا ہے تو مڑ کر دیکھے گا تو جلے ہوئے چمن کے سوا اس کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔

پس اس حال میں خدا کے سامنے پہنچنا ہے کہ کچھ لے کر پہنچیں۔ اور یہ وہ بات ہے جس کے لئے مسلسل تیاری، ہمہ وقت نگرانی کی ضرورت ہے۔ اور وہ جماعت جو مالی قربانیوں میں اس قدر عظیم بلند منازل طے کر رہی ہے اس کے لئے تو اور بھی زیادہ حفاظت کی ضرورت ہے۔ پس وہ سارے جو خدا کی خاطر ایک آنہ پیش کرتے ہیں یا کروڑوں روپے پیش کر رہے ہیں وہ اپنی قربانیوں کی نگرانی کریں۔ اور اس نگرانی کے تعلق میں جو طریق مسیح موعود علیہ السلام نے سکھایا ہے اس کے ذریعے ان کو باقی نیکیوں کی حفاظت کی بھی توفیق ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے کی اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آج چونکہ میں نے ایک جماعتی سفر پر جانا ہے اس لئے نماز جمعہ کے بعد اس کے ساتھ ہی عصر کی نماز یہاں جمع ہوگی)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

25/7/1996 P-7

کلکتہ میں جلسہ پیشوایان مذاہب

۳۱ر مارچ ۹۶ کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ بنگال کو حسب سابق عظیم الشان روحانی جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کرنے کا شرف حاصل ہوا فالحمد للہ جلسہ خون ڈانگہ ضلع بانکوڑہ میں زیر صدارت سوامی گہانند جی مہاراج نائب صدر رام کرشنا مشن انٹرنیشنل منعقد ہوا پروگرام کے شروع میں چھوٹے معصوم بچوں نے مہمانان کرام کی گل پوشی کی کاروائی ۳½ بجے تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ رام کرشنا کے مہاراج نے خود تلاوت قرآن مجید سے جلسے کی کاروائی شروع کرنے کی پیشکش کی۔

جناب عبداللہ الحسن صاحب (M.A) نے قرآن مجید کی تلاوت فرمائی اور اس کا ترجمہ بنگالی زبان میں مولانا سیف الدین صاحب نے کیا اجلاس کی پہلی تقریر بنگلہ زبان میں مکرم نور احمد صاحب نے کی آپ نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر بہت خوبصورت انداز سے روشنی ڈالی۔ مکرم عبدالمنان صاحب نے بنگالی زبان میں ایک نظم پڑھی جس میں ہر مذہب کی عزت و تکریم کرنے آپس میں پیار و محبت اور ملک میں امن پھیلانے کی بات کہی گئی۔

مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب (ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ) آسٹرونوجی عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد نے اپنے مخصوص انداز میں کارآمد باتیں انگریزی زبان میں بیان کیں مہمانان کرام نے آپ کے تقریر بہت توجہ سے سنی۔

نمائندہ جین مذہب محترمہ لیلا بوتھرا (کلکتہ) نے ۱۳۰ کلو میٹر کی مسافت طے کر کے وہاں کے احباب جماعت کے ساتھ بس کے ذریعہ وہاں پہنچیں۔ آپ نے جین دھرم کی تعلیم پر تقریر کی جو کہ ہندی زبان میں تھی۔

مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر (مبلغ سلسلہ حیدر آباد) نے بہت ہی پیارے انداز میں اردو زبان میں تقریر فرمائی حدیث اور قرآن سے آپ نے آپسی پیار و محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری تعلیم کو پیش کیا احباب کافی محظوظ ہوئے۔

مکرم ڈاکٹر عثمان غنی صاحب (ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ اسلامک ہسٹری کلکتہ یونیورسٹی) نے بہت جوشیلے انداز میں جماعت احمدیہ کی کارکردگی اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے رام کرشنا مشن کے نمائندوں سے درخواست کی کہ آپ جماعت احمدیہ کا پورا پورا ساتھ دیں کیونکہ دنیا میں یہ واحد اسلامک جماعت ہے کہ جو انسانوں کی خدمت کر رہی ہے اور پیار اور صلح کا پیغام دنیا تک پہنچا رہی ہے آپ نے غیر احمدیوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ ان لوگوں کو جماعت احمدیہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور ان کی مخالفت کرنا چھوڑنا چاہیئے کیونکہ آج دنیا میں کوئی اسلامی فرقہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ احباب آپ کی تقریر سے کافی متاثر ہوئے۔

نیشنل امیر بنگلہ دیش الحاج احمد توفیق چودھری صاحب نے بنگلہ زبان میں مسلمانوں کے دیگر فرقوں سے موازنہ کرتے ہوئے جماعت کی خدمات کا ذکر کیا

ڈاکٹر املیندو ڈے (پروفیسر جادب پور یونیورسٹی کلکتہ) نے بڑی وضاحت کے ساتھ آنحضرت کی خدمات کو سراہا اور آپ کی تعلیم کو سراہتے ہوئے آپ نے جو خدمات بنی نوع انسان کے لئے کیں اس پر روشنی ڈالی۔

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور آپسی پیار و محبت، انسانیت کی خدمات، پڑوسیوں سے حسن سلوک پر روشنی ڈالی۔

مسز اے منڈل (عیسائی مذہب) کی نمائندہ نے اپنے مذہب کی پیار و محبت کی تعلیم پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔

مہاراج دیو نند جی (ماتری مندر) نے ہندو دھرم اور اس کی تعلیم کو احباب کے سامنے پیش کیا آپ نے کہا جس طرح ایک باغ میں مختلف رنگ و خوشبو کے پھول ہوتے ہیں اسی طرح ہم مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں ہمیں آپس میں پیار و محبت اور انسانیت کی خدمت کرنی چاہیئے۔

جناب ڈاکٹر جین بودھی نے بھی گوتم بدھ علیہ السلام کی پیاری اور جین تعلیم کو پیش کیا جو کہ آپس میں انسان کو انسان سے نفرت مٹانے پر مبنی تھی۔

انکے علاوہ رام کرشنا مشن سے آنے ہوئے مختلف مہاراجوں نے تقاریر کیں ڈاکٹر رفیق اسلام صاحب نے صدارت کے فرائض انجام دیئے۔ آخر میں مہمانان کرام کا امیر صاحب بنگال و آسام اور نیپال محمد مشرق علی صاحب نے شکریہ ادا کرتے ہوئے مختلف مذاہب کی تعلیمات جو کہ پیار و محبت، قومی یکجہتی اور انسانیت کی خدمات کرنے پر مبنی تھی اس پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی۔

مہمانان کرام کے طعام کا اچھا انتظام کیا گیا انہیں تحفے کے طور پر جماعتی لٹریچر کا ایک ایک پیکٹ پیش کیا گیا۔ مقامی لوگوں نے اچھے رنگ میں تعاون دیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ایاز احمد بھٹی سیکرٹری تعلیم و تربیت کلکتہ)

25/7/1996 P-7

محمد پور (یوپی) میں جلسہ

۷ر اپریل کو محمد پور گاؤں ضلع گونڈا (یوپی) میں ایک تبلیغی جلسہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عارف صاحب منعقد ہوا مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی پہلی تقریر خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے موضوع پر کی بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے امام مہدی کے ظہور پر تقریر کی آخر پر صدر جلسہ نے خطاب فرمایا جلسہ میں کم و بیش ۲۰۰ غیر احمدی افراد نے شرکت کی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ پورے گاؤں میں احمدیت کا پیغام سنایا گیا مکرم ڈاکٹر صاحب نے مہمانوں کی تواضع چائے سے کی نیز بھرپور تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ۔

ایڈیشنل ڈی۔ جی۔ پی سے ملاقات

۴ر اپریل کو خاکسار اور مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی۔ آئی ہائی سکول مکرم منظور احمد صاحب ایڈیشنل ڈی۔ جی۔ پی۔ اتر پردیش سے ملنے ان کے گھر گئے موصوف نے ختم نبوت سے متعلق کچھ سوالات کئے جس کا جواب دیا گیا۔ خاکسار نے ان کو اخبار بدر کا مسیح موعود نمبر دیا جس کو آپ نے بخوشی قبول کیا موصوف نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرتا ہے وہ غلط اعتراض کرتا ہے۔ احمدی مسلمان ہیں اور جو ان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (عزیز احمد اسلم مبلغ لکھنؤ)

بدر کی قلمی و مالی اعانت آپ کا دینی فریضہ ہے۔ مینجر

بقیہ صفحہ اول (حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کے دوران اہم دینی مصروفیات کا مختصر تذکرہ)

حضور نے فرمایا کہ کوششوں کو پھل لگانا بھی خدا کا کام ہے۔ اگر اس کا فیصلہ ہو کہ پھل نہیں لگیں گے تو بہار کے موسم میں بھی درخت بنجر ہو جاتے ہیں اور اگر اس کا فیصلہ ہو کہ پھل لگیں گے تو خزاں کے موسم میں بھی درخت پھل دار ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فضلوں کا شکر ہے جو پھلوں کو دوام بخشتا ہے اور پھر ہر بہار زیادہ پھل لے کر آتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے ابتداء میں تلاوت کردہ آیت قرآنی کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جماعت کو جھوٹ کے متعلق متنبہ کیا تھا کہ یہ ہر نیکی کو چاٹ جاتا ہے اس لئے اپنے دلوں کو، اپنے خیالات کو، جھوٹ سے بالکل پاک کریں۔ حضور نے فرمایا کہ جھوٹ سے پاک کرنے کے بعد اگلے مثبت اقدام سے متعلق یہ آیت بات کرتی ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ آپ کو عدل کا حکم دیتا ہے۔ اور عدل، جھوٹ کے فقدان کا نام ہے۔ پس جھوٹ نہ ہونے کا ایک طبعی نتیجہ ہے کہ آپ کے مزاج میں اور آپ کے قول میں ہی نہیں بلکہ آپ کے اعمال میں بھی عدل پیدا ہو جائے۔ یہ ایسی عظمت کردار ہے جو انسان کی زندگی میں توازن پیدا کرتی ہے اور ایک استواء کا مضمون پیدا ہوتا ہے۔

حضور انور نے روزمرہ کی معاشرتی زندگی کی مختلف مثالیں دیتے ہوئے سمجھایا کہ کس طرح انسان عدل سے ہٹ جاتا ہے اور فرمایا کہ عورتوں کے حقوق انصاف کے ساتھ ادا کرنا یہ بھی عدل ہے۔ روزمرہ زندگی کے تمام تعلقات جب تک عدل پر قائم نہ ہوں آپ سچے نہیں ہو سکتے اور جب تک سچ نہ ہو حق ذات کے ساتھ آپ کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ اور عام فہم انداز میں اس مضمون کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ سکون قلب عدل ہی کا دوسرا نام ہے۔ وہ دل جو عدل پر قائم ہے وہ انتہائی غربت میں بھی بے انتہا مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ وہ پرسکون ہوتا ہے اس لئے اس کا ماحول بھی ہمیشہ پرسکون رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ جو قوم آپ سے عدل کر رہی ہے اور آپ سے احسان کر رہی ہے اس کے حسن سلوک کا جواب اس حد تک دینا جس حد تک وہ احسان کر رہی ہے یہ عدل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عدل کی بہت باریک راہیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی فیصلہ آپ کو غلط بھی دکھائی دے تو اس وقت اگر آپ یہ دیکھیں کہ فیصلہ کرنے والا اس کا مجاز تھا یا نہیں اور اگر وہ مجاز ہے تو پھر اس کے فیصلہ کی اطاعت کریں۔ حضور نے نہایت لطیف انداز میں قرآن و حدیث کے حوالہ سے اس مضمون کے مختلف پہلو ابھار کر پیش فرمائے اور نصیحت فرمائی کہ زندگی کے ہر شعبہ میں عدل کا قیام کریں۔ حضور نے فرمایا کہ عدل سے اگلا قدم احسان ہے اور احسان سے بہتر عدل کی حفاظت کرنے والی اور کوئی چیز نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سوسائٹی کے ساتھ عدل سے بڑھ کر احسان کا سلوک کریں تو دل جیتنے کا انداز اس سے بہتر کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہاں ایک اور ہے جس کا ذکر اس کے بعد قرآن کریم نے فرمایا ہے یعنی ایتاء ذی القربیٰ۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کے لئے اپنے گھروں کو جنتیں بنائیں اور یہ حسن خلق سے بنیں گی اور عدل سے بنیں گی اور پھر عدل کے بعد احسان کا رنگ بھریں۔

حضور نے فرمایا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ جرمنی کی جماعت سے مستقبل کے خدا کے وہ جری اللہ پیدا ہونگے جو تمام دنیا کو فتح کرنے کے لئے یہاں بنیادیں ڈالیں گے۔ خطاب کے آخر پر حضور نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی اور اسی کے ساتھ یہ اجتماع بفضلہ تعالیٰ بخیروخوبی اختتام کو پہنچا۔

۲۷ مئی کو مختلف فیملی ملاقاتوں اور دیگر دفتری مصروفیات میں زیادہ تر وقت گزرا۔ ۲۸ مئی کو صبح نو بجے سے قریباً ایک بجے تک مسجد نور میں انفرادی و فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد حضور ایدہ اللہ جرمنی سے بیلجیم کے لئے روانہ ہوئے۔

البانین، بوزنین و مقدونین افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

شام سوا چھ بجے بیلجیم مشن ہاؤس میں البانین، بوزنین اور مقدونین افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ بائبل اور قرآن میں کئی باتیں مشترک ہیں پھر دو مختلف کتب اور مذاہب کی کیا ضرورت تھی؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض باتوں میں مشترک ہونا تو کوئی بات نہیں۔ بندر میں اور انسان میں کئی باتیں مشترک ہیں لیکن واضح ہے کہ بندر ایک ادنیٰ درجہ کی مخلوق ہے اور انسان اعلیٰ درجہ کی مخلوق ہے۔ اسی طرح اسلام مذاہب کے درمیان کمال کے ایک بلند مقام پر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مثال کے طور پر یہودیت کی تعلیم ایسی ہے جو کئی امور میں دنیا کے مختلف حصوں میں، مختلف احوال میں پوری طرح چسپاں نہیں ہوتی۔ اس میں انتقام کی تعلیم پر زور ہے۔ اس کے مقابل پر عیسائیت میں عفو پر زور دیا گیا ہے اور یہ تعلیم بھی تمام انسانی ضرورتوں کو پورا نہیں کرتی۔ مسیحی دنیا نے عملاً اسے غلط اور نامکمل تعلیم ثابت کر دیا ہے۔ اگر کوئی ان کے علاقے پر حملہ کر کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیتا ہے تو انہیں چاہئے کہ باقی ملک خود اس کے حوالے کر دیں لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام ایک مکمل تعلیم ہے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تم سے بدسلوک کرے تو اسے اسی قدر سزا دو لیکن عفو بہتر ہے جبکہ عفو اصلاح پیدا کرتا ہو۔ یہ اعلیٰ درجہ کی متوازن تعلیم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی عیسائی آپ کو آکر کہے کہ تم اسلام چھوڑ دو اور عیسائی بن جاؤ تو یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی بندر انسان کے پاس آکر کہے کہ تم بھی بندر بن جاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ صرف اسلام ہی واحد عملی مذہب ہے جو زمانے کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے بقا کا اہل ہے۔

ایک اور سوال یہ کیا گیا کہ مکہ جا کر ہم کیا حاصل کرتے ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ مکہ اتحاد کا مرکز ہے۔ ہر مذہب میں حج کا ایک رکن ہے۔ یہود یروشلم جاتے ہیں، ہندو بنارس جاتے ہیں، بدھسٹ تبت جاتے ہیں اور بعض میلا جاتے ہیں۔ یہ ہمیشہ سے خدا کی طرف سے ایک طریق بتایا گیا ہے۔ اگر تمام بنی نوع انسان کے لئے خدا کی طرف سے ایک عالمی مذہب بھیجا جانا تھا تو ضروری تھا کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک ہی مرکز ہو جس پر سب کا اتحاد ہو۔ مکہ وہ جگہ ہے جہاں حج کے موقعہ پر تمام قومیتوں کے فرق مٹ جاتے ہیں۔ سب ایک ہی لباس پہنتے ہیں۔ دیگر مذاہب میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں حج کے لئے تمام ملکوں، تمام قوموں کے افراد جمع ہوتے ہوں۔ یہ صرف مکہ ہے جہاں سب دنیا کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ حج کا اجتماع نسلی تعصبات کے خلاف لڑنے کا ایک اظہار ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق بھی ایک سوال ہوا جس پر حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا۔ ایک صاحب نے کہا کہ فرض کریں کوئی خدا پر ایمان لاتا ہے لیکن اس دنیا میں کئی مذاہب ہیں۔ کس مذہب کی بات مانی جائے، کس کی پیروی کی جائے؟ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر وہ مذہب ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو عالمی ہے اور عظیم و اکبر ہے تو اسی مذہب کو مانیں۔ جو مذہب ایسے خدا کو پیش کریں جو تنگ نظر ہے اور محدود ہے ایسے مذاہب کو چھوڑ دیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ اسلام لمبے بالوں کی اجازت کیوں نہیں دیتا؟ حضور نے فرمایا کہ اس کا انحصار تو اس بات پر ہے کہ آپ کون ہیں۔ اگر مرد ہیں تو چھوٹے بال رکھنے چاہئیں تاکہ مرد اور عورت میں تمیز ہو سکے۔ اگر عورت ہو تو وہ لمبے بال رکھے لیکن آج کے جدید دور میں لگتا ہے کہ روایات بدل گئی ہیں۔ آجکل عورتیں چھوٹے بال رکھنے لگ گئی ہیں۔ شاید اس لئے مرد لمبے بال رکھنے لگ گئے ہیں تاکہ فرق رہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کامن سنس کی بات ہے۔ آپ کو اپنی مردانہ صفات کا خیال رکھنا چاہئے۔ علاوہ ازیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں گے اور عورتیں مردوں کی۔ اس لئے مذہبی فریضہ بھی ہے کہ ہم مرد و عورت کے درمیان جو فرق ہے اسے قائم رکھیں۔

ایک سوال یہ ہوا کہ سیاست دان آج کے مسائل کا حل چاہتے ہیں لیکن مسائل بڑھ رہے ہیں ان مسائل کے حل کی چابی انہیں نہیں مل رہی؟۔ حضور نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ چابی گھر میں پڑی ہوئی ہے اور وہ باہر سڑک پر ڈھونڈ رہے ہیں۔ مسائل کے حل کی چابی سیاست دانوں کی نیت میں ہے۔ وہ خود غرض ہیں، وہ اخلاقیات کی بات تو کرتے ہیں مگر خود بااخلاق نہیں۔ انصاف کی بات کرتے ہیں لیکن دوسروں کے تعلق میں کوئی انصاف نہیں دکھاتے۔

اسلام میں اتنے فرقے ہیں تو انسان کس فرقے کی پیروی کرے، اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ آپ کو اس فرقے کی تلاش کرنی چاہئے جو اپنے عقائد میں، اپنے رویہ میں عالمی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اسلام عالمی ہے۔ اور اگر آپ گہری نظر سے جائزہ لیں تو وہ صرف احمدیت ہے۔ مثلاً تمام فرقے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کے لئے قتل و غارت اور بندوق کا استعمال ضروری ہے اور یہ مقدس جہاد ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ غیر مقدس جنگ ہے کیونکہ آپ کا تصور عالمی نہیں ہے۔ اگر اس نظریہ کو قبول کریں تو بنیادی انسانی حقوق تلف ہوتے ہیں۔ حضور نے تفصیل سے اس نکتہ کی وضاحت فرمائی۔ چند دیگر سوالات جو اسی مجلس میں کئے گئے حسب ذیل تھے۔ کیا مسلمان کی حیثیت سے عربی بولنا ضروری ہے؟، دنیا میں جنگیں کیوں ہوتی ہیں؟، کوئی جنگ میں مارا جائے تو اس کی کیا حیثیت ہے؟ یہ دلچسپ مجلس سات بجکر چھبیس منٹ پر ختم ہوئی۔

مختلف اقوام کے افراد کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بیلجیم مشن ہاؤس میں ہی قریباً سات بج کر پچپن منٹ پر متفرق اقوام کے افراد کے ساتھ ایک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں ایک نومسلم خاتون نے کہا کہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتی ہوں لیکن میرا ایک مسئلہ یہ ہے کہ جب میں کام پر ہوتی ہوں تو بعض اوقات میری نماز چھوٹ جاتی ہے۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اگر نماز چھوٹ جائے تو یہ گناہ ہے لیکن مجھے اس بارہ میں کوئی احساس گناہ نہیں ہوتا کیونکہ کام کی مجبوری کی وجہ سے نماز چھوٹی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سوال کا تفصیل سے جواب ارشاد فرمایا اور انہیں بتایا کہ کسی قسم کے جرم یا گناہ کا احساس نہ ہونا کوئی معیار نہیں ہے۔ بعض لوگ قتل کرتے ہیں اور انہیں جرم کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔ نماز کی اہمیت و فرضیت اتنی ہے کہ اگر میں نماز نہ پڑھوں تو مجھے بہت زیادہ احساس جرم ہوگا۔ حضور نے بتایا کہ کام پر ہونا کوئی ایسا عذر نہیں ہے کہ اس بنا پر نماز ترک کر دی جائے۔ رزاق خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اس کی دی ہوئی توفیق سے ہی ہم رزق کماتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے اوقات میں ایسی لچک رکھی ہے کہ نماز کو کلیۃً ترک کرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ پھر سوائے فجر کی نماز کے باقی نمازیں ایسی ہیں کہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ان کے اوقات کی حدود آپس میں اس طرح ملتی ہیں کہ آپ اشد مجبوری کی صورت میں دو نمازیں اکٹھی بھی پڑھ سکتی ہیں۔ الغرض حضور ایدہ اللہ نے تفصیل سے اس بات کی وضاحت فرمائی اور بتایا کہ نماز کو کلیۃً ترک کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ الجیریا میں اسلامی حکومت کے قیام کے نام پر جو تشدد ہو رہا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ حضور نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ اسلام کیا ہے اور اسلام کے نفاذ کا حق کس کو ہے۔ اگر اسلام شیعہ ازم ہے یا سنی اسلام یا بریلوی یا وہابی یا حنفی یا شافعی تو جہاں بھی خدا کے نام پر اسلام کا نفاذ کیا جائے گا تو ایک خدا کے نام پر مختلف اسلام نافذ ہونگے۔ پھر کسی کو یہ حق خدا کی طرف سے نہیں دیا گیا کہ وہ کسی کو اس بنا پر قتل کرے کہ وہ اسلام پر عمل نہیں کرتا۔ حضور نے الجیریا کے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ وہاں جو تحریک چل رہی ہے اس کی مساعی کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام کے نام پر اپنے ہی آدمیوں کے خلاف جنگ کی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام عالمی مذہب ہے اور اسلام انسانی حقوق کا علمبردار ہے۔ طاقت کے زور پر اسلام کے نفاذ کا دعویٰ کرنے والے خود کو خدا کے طور پر ظاہر کرنے والے ہیں۔

ایک اور سوال یہ ہوا کہ آپ کا کیا خیال ہے کہ سیاست اور مذہب ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہونے چاہئیں یا مذہب اور سیاست کو الگ الگ ہونا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ صرف دھوکہ دینے والے نعرے ہیں۔ ایک عقل مند کے لئے ضروری ہے کہ اس نعرے کا تجزیہ کرے۔ حضور نے فرمایا کہ ملاں خدا کے نام پر سیاست پر، حکومت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ سیاسی لیڈر جانتے ہیں کہ ملاں خدا کے نام پر ایسے کام کرے گا جس کا اسے کوئی

حق حاصل نہیں اس لئے وہ اس کے خلاف ہیں۔ ملاں کا کام ہے کہ وہ لوگوں کی اخلاقیات کو درست کرے۔ ملاں صرف حکومت کی بات کیوں کرتا ہے۔ اسلام تو زندگی کے ہر شعبے پر حاوی ہے تو ملاں اکانومسٹ کیوں نہیں بنتا، سائنس دان اور مزدور کیوں نہیں بنتا۔ صرف اقتدار کی بات کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہر مسلمان ملک کا حق ہے کہ وہ اچھے سیاست دان کو منتخب کرے جو ان کا حکمران بنے لیکن یہ حق نہیں ہے کہ ملاں کو خدا کے نام پر اپنے حکمران کے طور پر منتخب کر لیں۔

اسلام میں جہاد کے تصور کے متعلق بھی ایک سوال ہوا جس کا حضور ایدہ اللہ نے قرآن وسنت کے حوالہ سے تفصیلی جواب ارشاد فرمایا اسی طرح ایک سوال یہ ہوا کہ بائبل اور قرآن میں کیا فرق ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سوال کا بھی تفصیلی جواب دیا اور بتایا کہ بائبل محفوظ نہیں. اس میں تحریف ہو چکی ہے۔ اس کے نسخوں میں ہزاروں اختلافات ہیں، اس کی کئی باتیں لغو اور نامعقول ہیں۔ اسی طرح کائنات کی تخلیق اور سائنسی حقائق سے متعلق بھی اس کے بیانات مضحکہ خیز ہیں. وغیرہ۔

مجلس عرفان

اس مجلس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ کچھ وقت کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ اس دوران مسجد میں اردو بولنے والے احباب جمع ہو گئے اور پھر مجلس عرفان شروع ہوئی۔ اس مجلس عرفان میں جو سوالات کئے گئے ان میں چند ایک یہ تھے.

☆ مرد کے لئے سونا پہننا کیوں حرام ہے. ☆ تیسری عالمی جنگ کیسے ہوگی؟. ☆ دن میں پانچ نمازیں کیوں پڑھی جاتی ہیں؟. ☆ اس وقت عالم اسلام کی جو حالت زار ہے اس کی کیا وجہ ہے؟. ☆ ایم ٹی اے پر جو پروگرام آتے ہیں ان میں بعض اوقات دعا ہو رہی ہوتی ہے کیا اس کے ساتھ دعا کی جا سکتی ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ ٹی وی کو اتنا ہی مقام دیں جو اس کا مقام ہے۔ علم وقت سے آزاد چیز ہے۔ دینی علم پر وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے اس حد تک اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جو عمل کا معاملہ ہے اس میں زندہ امام ہی کام آئے گا جو سامنے کھڑا ہے۔ ☆ انبیاء علیہم السلام کا اپنے مخالفین پر غالب آنے کا قرآن میں ذکر ملتا ہے۔ غلبہ سے کیا مراد ہے؟ حضور نے فرمایا کہ غلبہ اصل میں اقدار کا اور شرافت کا ہوتا ہے۔ اسلام کا سب سے بڑا غلبہ رسول اللہ کے زمانے میں ہوا جب اسلامی قدروں کو غلبہ حاصل ہوا۔ بعد کے دور میں ظاہری ترقی شروع ہو گئی مگر اسلامی قدروں میں انحطاط واقع ہوا۔ رسول اللہؐ نے تین صدیوں کو بہترین صدیاں قرار دیا پھر بعد کے دور کو اندھیروں کا دور قرار دیا جبکہ بظاہر اس دور میں مسلمانوں کی عظیم سلطنتیں وجود میں آچکی تھیں۔ دین اگر روحانی انقلاب کا نام ہے تو جب لوگ دنیا کے بندے نہیں رہے اور ان کا خدا سے تعلق ہو گیا تو سمجھیں انقلاب آگیا۔

☆ خشکی کے جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے انہیں ذبح کیا جاتا ہے مگر سمندری جانوروں کے متعلق ذبح کرنے کا کوئی حکم نہیں ہے؟ حضور نے فرمایا کہ یہ فرق کولڈ بلڈ اور Warm بلڈ کا ہے۔ جتنے Warm Blooded جانور ہیں انہیں اپنے خون کا ٹمپریچر Maintain کرنا پڑتا ہے۔ مچھلی کا ٹمپریچر پانی کے مطابق ہوتا ہے اس کو خدا نے ایسا بنایا ہے کہ اس کا خون ماحول کے ٹمپریچر کے مطابق اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر لیتا ہے اس لئے اس کے خون کے اندر فساد کا مادہ نہیں۔ اس لئے قرآن مجید کا ذبح کا حکم حکمت پر مبنی ہے اور بلا حکمت نہیں۔ یہ سلسلہ سوال و جواب رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔

(رپورٹ: ابولبیب) • (باقی آئندہ انشاء اللہ)

جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درج ذیل جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں نہایت شایان شان طریق سے جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت خوانیوں کے ساتھ ساتھ مقررین حضرات نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی حسین پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

★ جماعت احمدیہ کلکتہ مورخہ ۲/۶/۹۶ و ۲۲/۷/۹۶
★ جماعت احمدیہ عثمان آباد
★ جماعت احمدیہ تا بر کوٹ

اللہ ان تمام جماعتوں کی اس نیک مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین۔

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

(۱) عزیز مکرم میر شہاب الرحمٰن ابن مکرم میر عبد الوہاب صاحب آسنور نے ریجنل انجینئرنگ کالج سرینگر سے B.E. میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیز حضرت میر عبد الرحمٰن صاحب صحابی کے پوتے ہیں۔

(۲) عزیز ڈاکٹر اکرام اللہ ٹاک ابن مکرم حبیب اللہ صاحب ٹاک یاری پورہ کشمیر نے S.K.U.A سے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

عزیزان کو اعزازی سرٹیفیکٹس عطا کئے گئے ہیں۔ یہ سب حضور انور کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزان کو یہ کامیابیاں مبارک فرمائے اور انہیں قوم اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے آمین

(خاکسار: عبد الحمید ٹاک امیر جماعت احمدیہ کشمیر)

بُک فیئر مدراس میں احمدیہ بُک اسٹال

مدراس بُک فیئر گزشتہ ۱۷ سال سے

(1) Book seller and publishers of south India

کی جانب سے منعقد کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ مدراس بھی اس Association کی ممبر ہے۔ ہر سال یہ Book Fair مدراس مونٹ روڈ میں واقع قائدِ ملت آرٹس کالج کے صحن میں منعقد کیا جاتا ہے امسال یہ ۲۲ دسمبر تا یکم جنوری ۹۶ گیارہ دن تک منعقد ہوا۔ اس کا افتتاح دور درشن کے ڈائریکٹر نے کیا۔

اس سٹال میں ۸ خدام اور ایک ناصر ایم خلیل احمد صاحب نے بڑی محنت سے حصہ لیا۔ اردو تامل اور انگریزی کتب کے علاوہ حضور انور کے دورۂ افریقہ سے متعلق تصاویر اسی طرح تصاویر کے ذریعہ جماعت کی طبی و تعلیمی خدمات کو دکھایا گیا۔

جماعتی بُک سٹال کا نمبر ایک ہونے کی وجہ سے اور یہ سٹال Entrance gate کے بہت قریب ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ ہمارے سٹال میں آئے جنہوں نے کتب کے علاوہ قرآن مجید کے تراجم کو بھی خریدا۔

زائرین میں اگرچہ اساتذہ۔ بُک پبلشرز۔ مصنفین اور لائبریریوں کے انچارج شامل تھے لیکن درج ذیل لوگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(۱)۔ ڈائریکٹر آف دور درشن

(۲) A. Nadrajan Nallisilk emporium.

(۳) وشو ہندو پریشد تامل ناڈو کے لیڈر

ان سب کو قرآن مجید کی منتخب شدہ آیات اور دیگر اسلامی لٹریچر تحفۃً دیا گیا۔

ایم نعیم احمد چیئرمین بُک فیئر کمیٹی مدراس

جلسہ ہائے یومِ خلافت کا بابرکت انعقاد

درج ذیل جماعتوں نے نہایت شایانِ شان طریق پر یوم خلافت کے جلسے منعقد کر کے رپورٹیں بغرضِ اشاعت ارسال کی ہیں تنگیٔ جگہ کے پیشِ نظر ایسی جماعتوں کے صرف نام شائع کئے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کی مساعی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

★ جماعت احمدیہ امروہہ ★ عثمان آباد (مہاراشٹر) ★ پٹنہ ★ بھدرواہ (جموں کشمیر)
★ جزیرہ لکش دیپ ★ کرڈاپلی (اڑیسہ) ★ آسرا پورم (کیرلہ) چنتہ کنٹہ (آندھرا پردیش)
★ سونگھڑہ (اڑیسہ) ★ ساونت واڑی (مہاراشٹر) ★ دہلی ★ پینگاڈی (کیرلہ) ★ نیکال (اڑیسہ)
★ لجنہ اماء اللہ قادیان۔ یادگیر۔ شاہجہانپور ★ جماعت احمدیہ کٹک۔ کلکتہ۔ ساگر

25 7/96
P—9

آگرہ سرکل کی تبلیغی رپورٹ

دورانِ سال (ماہ جولائی ۹۵ء تا ماہ اپریل ۹۶ء) تبلیغی سرکل کے کئی دورہ جات کئے گئے ۵۰ سے زائد مقامات پر جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا گیا۔ ۹ نئے مقامات پر بذریعہ بیعت احمدیت کا پودا لگایا تین نئے مقامات پر مساجد بھی ملیں ایک امام صاحب بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے اعلیٰ حکام کو جماعتی لٹریچر دیا گیا ان میں شری گریش بہاری سکسینہ ڈائریکٹر جنرل پولیس آف یوپی اور شری سبھاش جوشی ڈی۔ آئی۔ جی پولیس۔ شری حاکم رائے ایس پی۔ شامل ہیں۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۲۳۵ افراد کو قبولِ حق کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ نومبائعین کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ہمیں مقبول خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین

(عقیل احمد سہارنپوری معلم وقف جدید بیرون سرکل آگرہ ـــ یوپی)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۹/۷/۹۶ بروز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت قادیان نے مکرم محمد طارق قریشی صاحب آف بریلی کا نکاح محترمہ عابدہ مبشر صاحبہ بنت مکرم محمد مبشر صاحب قریشی آف ٹوسان امریکہ کے ہمراہ پر دو ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر مسجد مبارک قادیان میں پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت فرمائے۔ (شکرانہ/۱۵۰ روپے امانت ھدر/۱۰۰ روپے)۔ سعادت احمد جاوید ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

حیاء کے پردے سے بہتر اور کوئی پردہ نہیں

حیاء کا پردہ اٹھا کر یا اسے پھاڑ کر جس لذت کو بھی آپ حاصل کرتے ہیں یا کرتی ہیں وہ لذت گناہ ہے اور وہ لذت آپ کے آخری مفاد کے خلاف ہے

(خطاب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ مستورات بتاریخ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء بمقام من ہائیم. جرمنی)

تشہد. تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

گزشتہ دو سال سے یا تین سال سے جرمنی کا جلسہ بھی United Kingdom کے سالانہ جلسے کا تتمہ بنتا جا رہا ہے۔ یعنی وہ تقریری مواد جو جلسہ سالانہ U.K کے لئے تیار کیا جاتا ہے اگر پورا بیان نہ ہو سکے. جیسا کہ اکثر بیان نہیں ہو سکتا، تو اس کا کچھ حصہ جو بچتا ہے وہ جرمنی کے جلسے کے لئے رکھ لیا جاتا ہے تو گویا یہ دونوں مل کر اجتماعی طور پر عالمی سالانہ جلسے بن جاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال کے لئے بھی میں نے وہی خطاب چنا ہے جو .U.K کے جلسہ سالانہ پر کیا تھا یعنی پردے سے متعلق بعض وضاحتیں۔ جو حصہ قرآن کریم کی آیات سے تعلق رکھتا تھا یعنی براہ راست ان کی تفسیر سے وہ تو میں بیان کر چکا ہوں لیکن کچھ احادیث بھی چن کر اس مضمون پر روشنی ڈالنے کے لئے رکھی تھیں. کچھ اقتباسات تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کے ذکر سے پہلے ہی وقت ختم ہو چکا تھا۔ پس اب میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں پردے کی روح کا بیان کرتا ہوں تاکہ آپ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں کہ پردہ کیا چیز ہے، کون سی حفاظت مقصود ہے، اس کا مقصد کیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کو سمجھنے کے بعد انشاء اللہ آپ سب میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔

☆ مسلم کتاب اللباس باب النساء سے یہ روایت لی گئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں کے یعنی جہنمیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا۔ ایک وہ جن کے پاس بیل کی دموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں۔ اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکیلی چال چلتی ہیں، لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی ہیں، بختی اونٹوں کی لچک دار کوہانوں کی طرح ان کے سر ہوتے ہیں۔ ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور اس کی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اس کی خوشبو بہت دور کے فاصلے سے بھی آ سکتی ہے۔ (مسلم کتاب اللباس. باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)۔

یہاں جہاں تک اس نظارے کا تعلق ہے کہ بیل کی دم کی طرح ان کے ہاتھ میں کوڑے ہیں، کچھ لوگ مار رہے ہیں یہ تمام تفسیر طلب باتیں ہیں۔ کیونکہ وہ دنیا اور اس دنیا کی سزائیں، اس دنیا اور اس دنیا کی سزاؤں سے مختلف ہیں۔ محض ایک تصویر کشی ہے تاکہ آپ کو کچھ اندازہ ہو کہ وہاں کے حالات میں بھی وہ سزا ایسی بھیانک معلوم ہوگی جیسے یہاں کے حالات میں یہ نقشہ جو کھینچا جا رہا ہے آپ کو بھیانک معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جہنم اور جنت دونوں کی ایسی روحانی شکلیں ہیں جن کا کوئی انسان تصور نہیں کر سکتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود بھی یہی فرمایا کیونکہ قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات کھول دی ہے کہ جنت اور جہنم دو اس قسم کی چیزیں ہیں جو بیک وقت ایک ہی فضا میں رہ سکتی ہیں۔ تمام کائنات پر جنت محیط ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا اسی ساری کائنات پر دوزخ بھی محیط ہے۔ گویا جہاں تک Space کا تعلق ہے. جہاں تک مکانیت کا تعلق ہے. جنت اور جہنم میں کوئی علیحدہ علیحدہ مقام مقرر نہیں بلکہ ایک ہی جگہ میں. ایک ہی وقت میں جنت اور جہنم کی کیفیات کو مختلف روحیں اپنے اپنے رنگ میں محسوس کریں گی۔

پس ایک تو وضاحت ضروری تھی کہ اس قسم کی حدیثیں جن میں جنت اور جہنم کے نقشے آپ پڑھتی ہیں یا قرآن کریم کی بعض آیات جن سے بعض ظاہری تصویر کشی نظر آتی ہے ان کو بعینہ انہی لفظوں میں نہیں لیا جا سکتا کیونکہ قرآن کریم بتاتا ہے کہ وہ دنیا اور ہے اور اس کا کوئی تصور اس دنیا کی آنکھ، یا اس دنیا کے کان، یا اس دنیا کے دل نہیں کر سکتے۔ اس تمہید کے بعد میں پھر اب واپس اس مضمون کی طرف آتا ہوں۔

آپؐ نے عورتوں کو جہنم میں دیکھا اور اس کی ایک خاص وجہ بیان فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا میں نے ان عورتوں کو جہنم میں خاص طور پر دیکھا جو بالارادہ اس طرح بن سنور کر نکلتی ہیں کہ لوگوں کی توجہ ان کی طرف پھرے اور ان کی چال لچکیلی ہو جاتی ہے، ان کی باتوں میں ایسا لوچ ہے کہ وہ گویا دام میں پھنسانے کے لئے نکلتی ہیں۔ اور بظاہر کپڑے پہنے ہوتے ہیں مگر فی الحقیقت ان کے ننگ ان سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض قسم کے کپڑے بعض قسم کے اندرونی حسن کو نکھارنے کے لئے پہنے جاتے ہیں، چھپانے کے لئے نہیں۔

پس جہاں تک بے پردگی کا تعلق ہے یہ بے پردگی کی بدترین قسم ہے۔ پردے کے متعلق تو آپ پوچھتی رہتی ہیں یا میں بتاتا بھی رہتا ہوں کہ پردے کی روح کیا ہے لیکن بے پردگی کو بھی سمجھنا چاہئے کیوں اس کے بغیر آپ صحیح پردے کا تصور باندھ ہی نہیں سکتیں۔

قرآن کریم نے جو معاشرہ پیدا فرمایا ہے جس کی تفصیل حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشادات میں ملتی ہے اس کی مرکزی روح یہ ہے کہ عورت جو فطرتاً سنگھار کرنا چاہتی ہے خدا تعالیٰ نے اس کو فطرتاً نرم بنایا ہے. جاذب بنایا ہے. پرکشش بنایا ہے. وہ مزید اضافوں کے ساتھ اس طرح باہر نہ نکلے کہ سوسائٹی پر ایک ابتلا لے آئے اور ہر بری آنکھ اس پر اور بھی بری نیت سے پڑنے لگے خواہ ایسی عورت کا مدعا یہ ہو یا نہ ہو کہ لوگ مجھے دیکھیں اور میری طرف مائل ہوں اور میں اسی طرح ان کا جواب دوں۔ لیکن جہاں تک سوسائٹی میں ایک ہیجان پیدا کرنے کا تعلق ہے، جہاں تک دلوں میں ایک آگ بھڑکانے کا تعلق ہے یہ عورت اس آگ لگانے میں کامیاب ہو جاتی ہے اور پھر اس کے نتیجے میں بہت سی معصوم عورتیں نقصان اٹھاتی ہیں۔ کیونکہ ایسی سوسائٹی جہاں بالارادہ مردانہ جذبات سے کھیلا جائے اور انہیں انگیخت کیا جائے خواہ وہ انگیخت کرنے والی تیلی لگا کر ایک طرف ہٹ جائے مگر ایسی سوسائٹی میں پھر عورتوں پر حملے، ان کی بے عزتی، ان پر ظلم و ستم کی جو واردات ہوتی ہیں ان کی وہ عورتیں ذمہ دار ہیں جنہوں نے سوسائٹی میں ہیجان پیدا کیا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو نقشہ کھینچا ہے وہ بالکل درست ہے۔ آج کل کی دنیا میں بھی جو خصوصیت کے ساتھ پہلے مغربی دنیا میں باتیں پائی جاتی تھیں اب وہ مشرقی دنیا میں بھی اسی زور شور سے پائی جاتی ہیں یہاں تک کہ مغرب و مشرق کی تفریق اٹھ گئی ہے۔ اس میں جنسی بے راہ روی کا جہاں تک تعلق ہے اس جنسی بے راہ روی میں عورت کا کردار غیر معمولی طور پر نمایاں ہے باوجود اس کے کہ مردوں کا کردار نمایاں دکھائی دے رہا ہے۔ اگر ایک ایسی سوسائٹی ہو جہاں پردے کا احترام ہو، جہاں حیاء ہو، جہاں بے وجہ مردوں کے جذبات سے نہ کھیلا جائے اور ان کی دبی ہوئی آگوں کو بھڑکایا نہ جائے ایسی جگہ میں اس قسم کے واقعات یا تو ہوتے ہی نہیں یا بالکل نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

اب ربوہ کا ایک ماحول ہے آپ اس ماحول کو دیکھیں، یہ درست ہے کہ کوئی بھی سوسائٹی گناہوں سے پاک نہیں ہے، ہم ربوہ کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایک گناہوں سے پاک بستی ہے مگر جب ہم دوسری بستیوں سے مقابلہ کرتے ہیں تو زمین آسمان کا فرق دکھائی دیتا ہے۔ وہاں عورت کا ایک احترام پایا جاتا ہے اور اس عورت کے احترام کا کریڈٹ، اس کی خوبی مردوں کو نہیں بلکہ خود عورتوں کو جاتی ہے جنہوں نے اس شہر میں اپنے آپ کو سنبھال کے رکھا۔ بے وجہ گلیوں میں اپنے حسن کی آزمائش نہیں کرتی پھرتیں بلکہ سلیقے سے اپنے آپ کو سمیٹ کے رکھتی ہیں اور چلتی ہیں تو وقار سے چلتی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی نظر بیمار بھی ہو تو ایسی عورتوں پر پڑ کر شفا پا جاتی ہے نہ کہ اس کی بیماری میں اضافہ ہوتا ہے۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے اور جو نقشہ کھینچا ہے وہ تو آج کل کا نقشہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس زمانے میں مکے اور مدینے کی گلیوں میں اس قسم کی عورتیں شاذ ہی دکھائی دیتی ہونگی جن کا نقشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھینچ رہے ہیں۔ اور بالوں کو کوہانوں کی طرح بنا لینا اور اور بھی بہت سی ایسی تفاصیل ہیں جو احادیث میں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کشفاً یا رویا میں یہ نظارے دکھائے تھے۔

☆ بخاری سے ایک اور حدیث حضرت انس بن مالکؓ کی مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے اونٹنی پر حضرت صفیہ بیٹھی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے اور ابوطلحہؓ حضور کو سہارا دینے کے لئے لپکے۔ حضورؐ نے فرمایا عورت کا خیال کرو۔ یعنی مجھے چھوڑو۔ میرا احترام اور عزت اپنی جگہ مگر جہاں حادثے ہوں وہاں سب سے پہلے عورت کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس سے ایک تو یہ پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل میں صنف نازک کا کتنا خیال تھا۔ دنیا کی سب سے مقدس. سب سے معزز ہستی خود وہ تھے اور طبعی خیال گزرتا ہے کہ اگر بچانا ہے تو سب سے پہلے آپؐ کو بچایا جائے لیکن وہ جو بے اختیار بچانے کے لئے آپؐ کی طرف دوڑا ہے اس کو کہا "عورت کا خیال کرو. عورت کا خیال کرو"۔ اور حضرت ابوطلحہؓ نے خیال کیسے رکھا۔ احادیث میں یہ آتا ہے کہ آپ نے اپنے چہرے پر پردہ ڈالا اور حضرت صفیہ پر چادر پھینکی اور جب ان کا جسم سنبھل گیا اور پردے میں آ گیا تب ان کی مدد کی کہ وہ اٹھیں اور محفوظ جگہ پر پہنچیں۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر، باب مایقول اذا رجع من الغزو)۔

☆ ابوداؤد حدیث کی ایک کتاب ہے اس میں کتاب اللباس میں یہ روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد کتاب اللباس، باب فی اللباس بالنساء)۔

اب یہ وہ باتیں ہیں جو مجھے جہاں تک میں نے اس زمانے کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اس زمانے کے معاشرے میں پڑھنے میں بھی نہیں ملتیں۔ لیکن آج کل کے زمانے میں یہ ایک عام بات ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایسی احادیث واضح طور پر ثابت کرتی ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آئندہ زمانے کی بالکل واضح خبریں اللہ تعالیٰ سے پائیں اور انہیں اس طرح وضاحت کے ساتھ بیان کیا جیسے آج کل کی سوسائٹی کو دیکھ کر کوئی وہ باتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہا ہو۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں کہ گویا کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے جب عورتیں مردوں جیسے لباس پہنیں گی اور مردوں جیسی ادائیں اختیار کریں گی اور اسی میں وہ اپنی برتری سمجھیں گی کہ ہم زیادہ جدید خیالات کی عورتیں ہیں، ہمیں پرانے زمانے کی باتوں کی پرواہ نہیں رہی اور ان کی جدت پسندی مردوں میں بھی پائی جائے گی اور مرد،

عورتوں کی طرح پھریں گے۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ بعض دفعہ دکانوں پر کوئی جا رہا ہو تو پیچھے سے دیکھ کر پتہ نہیں چلتا کہ یہ مرد ہے کہ عورت ہے اور مڑیں تو پھر بھی کچھ دیر کے بعد پتہ لگتا ہے۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ایک جگہ ہم سفر پر تھے تو ہمارے ساتھیوں میں یہ گفتگو چل پڑی کسی شخص کو دیکھا کہ یہ مرد ہے کہ عورت ہے۔ کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ میں نے کہا چھوڑو اس جھگڑے کو، تمہیں کیا فرق پڑتا ہے، تم کون سے عدالت میں بیٹھے ہوئے یہ فیصلے دے رہے ہو اور تمہارے فیصلوں سے بھی کیا فرق پڑ جائے گا۔ لیکن یہ دراصل ایک قدرتی تعجب کی بات تھی اس لئے ان کو اس بات میں دلچسپی پیدا ہوئی ورنہ فی ذاتہ عورت یا مرد کے چہروں میں ان کو کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن تعجب ضرور تھا کہ ایک ایسا وجود دکھائی دے رہا ہے جس کے متعلق یہ فیصلہ کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے کہ عورت ہے کہ مرد ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو لعنت بھیجی ہے اس لعنت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس کو اتنا ناپسند فرماتے تھے کہ اسلامی معاشرے سے اس کو دور رکھنا چاہتے تھے۔ لعنت کوئی گالی کے طور پر نہیں ہے بلکہ لعنت کا مطلب ہے دور ہٹی ہوئی چیز۔ کہ اے خدا اس بلا کو، اس بیماری کو ہم سے دور رکھ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ بسا اوقات، اگر بسا اوقات نہیں تو کبھی کبھار ضرور احمدی بچیوں میں بھی مجھے یہ رجحان نظر آتا ہے اور جہاں تک آج کل کے زمانے کی مسلمان غیر احمدی بچیاں ہیں ان میں تو یہ رجحان نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے کہ ایک خاتون جو خود احمدی ہوئی تھیں ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں، بہت مخلص ہیں، انہوں نے مجھ سے شکایت کی کہ میری بیٹی کو اتنا مرد بننے کی عادت پڑ چکی ہے کہ کسی طرح سمجھتی نہیں ہے۔ اس کو ہزار سمجھایا، سب نے منتیں کیں اور ہر قسم کے حوالے دیئے وہ کہتی ہے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا میں لڑکا ہی بن کے رہوں گی، لڑکا کہلاؤں گی اور لڑکوں والے کام کروں گی اور کون ہے جو مجھے روک سکے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ آپ اگلی دفعہ اس بچی کو ساتھ لے آئیں تو لڑکا لڑکی جب سامنے آیا تو کہہ نہیں سکتا تھا آیا کہ آئی۔ اس کی شکل بالکل لڑکوں والی اسی طرح کا لباس پہنے ہوئے، تنے ہوئے اور ٹائی لگائی ہوئی، ہیٹ رکھا ہوا سر کے اوپر۔ تو کچھ دیر کے بعد میں نے اسے آہستہ آہستہ پیار سے سمجھانا شروع کیا اور عجیب اللہ تعالیٰ کا تصرف تھا کہ دس پندرہ منٹ کے اندر اندر ہی وہ بات سمجھ گئی اور مجھے اس نے کہا کہ ہاں اب میں مانی ہوں اور میں وعدہ کرتی ہوں کہ آئندہ سے اب لڑکی بن کے رہوں گی۔

تو یہ بیماری ہے جو آج کل کے زمانے کی ہے۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسے دیکھا اور ان دونوں کے اندر، ان دونوں باتوں میں درحقیقت جنسی بے راہ روی کی رو ہے جو اندر اندر چل رہی ہے۔ وہ لڑکیاں جو لڑکا بننے کے انداز اختیار کرتی ہیں ان کی نیتوں میں بھی کچھ فتور ضرور ہوتا ہے۔ وہ لڑکے جو لڑکیاں بن کے پھرتے ہیں ان کی نیتوں میں بھی کچھ فتور ضرور ہوتا ہے۔ اب اس کی تفصیل میں یہاں بیان نہیں کر سکتا مگر اس زمانے کی بعض بیماریاں ہیں، جنسی بیماریاں جن کے متعلق تفصیل میں جائے بغیر اتنا تو آپ یہاں رہتے ہوئے جان چکی ہونگی کہ ان دونوں اداؤں کا ان بیماریوں سے تعلق ہے۔

بعض دفعہ لوگ صرف نقالی میں ایسا کرتے ہیں یعنی یہاں کی بچیاں بھی بعض طرزیں اختیار کر لیتی ہیں محض اس لئے کہ اپنے کالج میں، اپنے سکول میں، یونیورسٹیز وغیرہ میں وہ ایسی باتیں دیکھتی ہیں۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص کسی قوم کی نقالی کرے اور اس کی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں سے ہو گا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة)۔

یہ جو لفظ ہے "انہی میں سے ہو گا" یہ سمجھنے والا ہے کیونکہ اس کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ جو جیسا بننا چاہتا ہے اس کی فطرت بتا رہی ہے کہ درحقیقت اس کا دل ان میں ہے اور اس کا دماغ ان میں ہے۔ اس لئے وہ بظاہر کسی اور قوم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے لیکن فی الحقیقت جہاں تک اس کی روح، اس کا دماغ، اس کا دل ہے وہ اپنی قوم کو چھوڑ کر دوسری قوم کا ہو چکا ہے۔ ایک تو یہ سیدھا سادا نفسیاتی پیغام ہے۔ دوسرا اس میں پیغام یہ ہے کہ اس کا انجام ان جیسا ہی ہو گا اگرچہ اس کا پس منظر اسلامی ہو، مسلمانوں میں پیدا ہوا ہو۔ لیکن اگر اسلام کے خلاف روایات اختیار کر لے اور ان غیر اسلامی روایات میں دوسری قوموں کی نقل کرے گا تو اس سے خدا تعالیٰ کا سلوک وہی ہو گا جیسا غیر مسلموں سے، جو عمداً بد ارادوں کے ساتھ بعض اعمال اختیار کرتے ہیں، اللہ کا سلوک ہو گا۔

☆ حضرت زید بن طلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہر دین و مذہب کا اپنے خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیاء ہے (موطا امام مالک جامع، ما جاء فی اهل القدر، باب ما جاء فی الحياء)۔

ہر مذہب کی ایک بنیادی روح ہے اور وہ روح اسے دوسرے مذاہب سے ممتاز کرتی ہے۔ یہاں آپ نے تعلیم کی بات نہیں کی کیونکہ بنیادی طور پر تمام عالمی الٰہی مذاہب، جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مذاہب ہیں ان کی تعلیم بنیادی طور پر ایک ہی طرح کی ہے، تفاصیل میں فرق ہے۔ لیکن زور کس بات پر ہے، اس کی روح کیا ہے، جب اس کی بات کرتے ہیں تو ہر مذہب کی ایک روح نمایاں طور پر دکھائی دینے لگتی ہے مثلاً لوگ کہتے ہیں کہ یہودیت کی روح بدلہ لینا ہے، عیسائیت کی روح بخشنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی روح حیاء ہے اور حیاء نہ رہے تو کچھ بھی نہیں رہتا۔

پس یاد رکھیں کہ حیاء کا جہاں تک تعلق ہے یہ صرف عورت کا زیور نہیں، یہ مردوں کا بھی زیور ہے اور مردوں اور عورتوں دونوں میں برابر کی چیز ہے۔ بعض دفعہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حیاء کرنا عورت کا کام ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں برابر کا خلق ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم حیاء کو اسلام کا خلق قرار نہ دیتے بلکہ خواتین کے متعلق تعلیم کے طور پر اسے پیش کرتے۔ بعض صحابہ میں غیر معمولی حیاء پائی جاتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر حال میں پسند فرماتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے جتنے صحابہ تھے ان سب سے زیادہ حیاء حضرت عثمانؓ میں پائی جاتی تھی یہاں تک کہ اگر مجلس میں آپ کی پنڈلی سے بھی کپڑا اٹھ جاتا تھا اور اچانک آپ کو معلوم ہوتا تھا کہ میری پنڈلی ننگی ہے تو شرما کر فوری طور پر چادر کھینچ کر اپنی پنڈلی چھپا لیا کرتے تھے۔

تو حیاء مردوں کا بھی زیور ہے اور عورتوں کا بھی۔ لیکن عورتوں کا ان معنوں میں بھی زیور ہے کہ عورت کے طبعی اور فطری حسن کا حیاء سے تعلق ہے۔ حسن کا دکھاوا، اس کی نمائش تو منع ہے لیکن حسن تو اللہ کو پسند ہے اور ہر عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ حسین ہو اور حقیقت یہ ہے کہ حسن کا حیاء سے ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ **جس عورت کی حیاء اڑنی شروع ہو جائے یاد رکھیں اس کا حسن اڑنا شروع ہو جاتا ہے۔** وہ پھول جس سے رنگت اڑ جائے، وہ پھول جس کی خوشبو اس سے باغی ہو جائے، اس پھول کا چہرہ بالکل بے رونق اور بے حقیقت سا دکھائی دینے لگتا ہے۔ پس حسن کا حیاء سے ایک بہت گہرا تعلق ہے خصوصاً عورت کے اندر جو اللہ تعالیٰ نے فطری طور پر حسن کی ادائیں رکھی ہیں یا حسن کی باتیں رکھی ہیں ان میں حیاء ایسے ہی ہے جیسے میں نے بیان کیا کہ پھول کی خوشبو اور پھول کی رنگت ہو۔

پس آپ گردوپیش میں نگاہ ڈال کر دیکھ لیں آپ میں سے ہر ایک کا دل گواہی دے گا کہ وہ عورت جس کی حیاء اٹھتی ہے خواہ دوسرے معنوں میں بے حیاء نہ بھی ہو مگر روزمرہ کی بعض باتوں کے نتیجے میں حیاء کچھ اٹھتی جاتی ہے اس کا حسن بھی اسی حد تک اٹھتا جاتا ہے اور اسی حد تک اس میں کشش کم ہوتی رہتی ہے۔ آپ نے نئی دلہن کا چہرہ بھی دیکھا ہوا ہے وہ لڑکی ہے جو پہلے اسی طرح آپ کے سامنے پھرتی تھی لیکن جب نئی دلہن بن کے آتی ہے تو اس کے حسن میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ کیا وجہ ہے؟۔ اس لئے کہ نئی دلہن ہمارے معاشرے میں شرماتی ہے اور اگر نہ شرمائے اور دیدے پھاڑ پھاڑ کے ہر طرف دیکھے تو کسی کو بھی اس کا چہرہ پسند نہیں آتا۔ اس لئے حیاء کا اس سے بہت گہرا تعلق ہے۔

☆ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا "بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے"۔ یہاں عورت کی بات نہیں ہے، ہر کرنے والے کو فرمایا ہے جو بھی وجود، جو بھی شخص مرد ہو یا عورت بے حیاء ہوتا چلا جائے وہ اسی حد تک بدنما ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے ایسے لوگ بھی دیکھے ہونگے جو بےہودہ کاروبار میں پڑے ہوتے ہیں، گندے کاروبار میں، ان کا چہرہ دیکھیں اس سے شدید قسم کی انسان کو نفرت پیدا ہوتی ہے، وہ دھکے دیتا ہے۔ رشوت بری بات ہے لیکن کچھ لوگ شرما کر رشوت لیتے ہیں ابھی تازہ تازہ راشی بنے ہوتے ہیں، ان کے چہروں پہ وہ بھیانک پن نہیں آتا لیکن جو پکے رشوت کے عادی بن چکے ہیں ان کا چہرہ ایسا منحوس ہو جاتا ہے کہ وہ دیکھتے ہی انسان کو دھکے دیتا ہے، مسخ ہو چکا ہوتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حیاء کے مضمون کو صرف عورت سے نہیں باندھا بلکہ مرد اور عورت دونوں سے برابر باندھا ہے۔ فرماتے ہیں بے حیائی اپنے ہر بے حیاء کو بدنما بنا دیتی ہے۔ اور شرم و حیاء ہر حیاء دار کو حسن سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلة باب فی الفحش)۔

پس ہر عورت کے دل کی جو فطری کمزوری یا طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو حسین دیکھنا چاہتی ہے اور فی الحقیقت حسین بنانا چاہتی ہے اس کے حسن کا راز اس کی حیاء میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ قول گہرائی تک سچا ہے، اپنے حیاء کو قائم رکھیں اللہ آپ کے حسن کو قائم رکھے گا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

ارشاد نبوی

(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)

—— (منجانب) ——
رکن جماعت احمدیہ بمبئی

صلی اللہ علیہ وسلم
عِیدِ مِیلادُ النبی

عید میلاد النبیؐ کی ہو بدھائی سب کو
ہندو سکھ جینی مسلمان عیسائی سب کو
سب کے سانجھے ہیں گورو۔ پیر۔ پیغمبر اوتار
راہ نیکی کی دکھا تو دکھائی سب کو
لاکھ فرقے ہوں الگ لاکھ عقیدے ہوں جدا
ایک کر دیتی ہے انساں کی اکائی سب کو
درد اوروں کا لگے کاش ہمیں درد اپنا
پیڑ اپنی ہی لگے پیڑ پرائی سب کو
پریت کی ڈور سے انساں سے بندھا ہے انساں
آگ نفرت کی جلا دیتی ہے بھائی! سب کو
آؤ مل جل کے دعا کے لئے ہم ہاتھ اٹھائیں
شاد اک عمر سے دیتا ہے دہائی سب کو

(شاد بلگوی کینیڈا)

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N.61/57

☎ - 01872-20757 FAX-01872-20105

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DIST GURDASPUR PUNJAB (INDIA)

VOL - 45 THURSDAY, 25 TH JULY 1996 ISSUE NO - 30

نعت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

وہ جو بڑھ کے سب سے کریم ہیں وہ جو بڑھ کے ساروں سے پاک ہیں
وہی سرِ کُن فیکون ہیں ـــــ وہی مظہرِ لولاک ہیں
وہی خاتم الانبیا ہوئے، وہی منتہائے صفا ہوئے
وہی سب فرشتوں کا ناز ہیں، وہی تمام نبیوں کی تاک ہیں
جہاں جبرئیل کے پر جلیں، وہاں اُن کے پاؤں بھر چلیں
یہ مہ و نجوم کے کارواں اُسی شہسوار کی خاک ہیں
تیری خاکِ پا کے غلام ہوں تو زمان و مکاں کے امام ہوں
تیرے فخرِ فقر کے پاسباں ابھی پادشاہی پہ دھاک ہیں
تو ستر نواز ہے جانِ جاں! تیرا بحرِ لطف ہے بے کراں
میرے کف گریباں سنوار دے کہ وہ تار تار ہیں چاک ہیں
یہ حقیر بول قبول ہوں تو ـــــ نصیب لطف کے پھول ہوں تو
مجھے کب یہ قول مہیب ہیں مجھے کب قرار یہ باک ہیں

(ایچ۔ آر۔ ساحر امریکہ)

سوانح محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم (ایڈیشن دوم)

قارئین بدر سے گزارش ہے کہ محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم کی سوانح کا دوسرا ایڈیشن تیار کیا جا رہا ہے جو دوست آپ کی سیرت کے متعلق کوئی ایمان افروز واقعہ تحریر فرمائیں گے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

خاکسار: ملک صلاح الدین مؤلف اصحابِ احمد قادیان

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR

ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

ARROW GYM

تندرستی ہزار نعمت ہے

چیف کوچ۔ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر۔ حیدر آباد

وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی ایکسرسائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں

M . A SALEEM (BODY BUILDER)
H . NO. 18 - 2- 888/10/71. NIMRA COLONY
FALAKNUMA POST - 500253
HYDERABAD (A . P) ✆ 041-219036
INDIA

NEVER BEFORE
GUARANTED PRODUCT
THIS COMFORT
THIS DURABILITY
AND SOLIGHT
NIR
Sonika
HAWAI
A TREAT FOR YOUR FEET
NEW INDIA RUBBER WORKS (P)LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD
CALCUTTA - 15

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

اس وقت انگلستان میں مختلف مراکز میں بیٹھے ہوئے احمدی ہمیں دیکھ رہے ہیں اور ان کی تصاویر یہاں پہنچ رہی ہیں۔ اس موقعہ پر حضور کے ارشاد پر جب کینیڈا میں ٹی وی پر انگلستان کے ناظرین دکھائے گئے تو حضور نے تمام حاضرین کو اس طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ یہ دراصل ایک عظیم پیش گوئی تھی جو ایک پہلو سے تو بارہا پوری ہو چکی ہے اب نئے پہلو سے بھی پوری ہو رہی ہے۔ حضرت امام صادق" نے جو بہت بڑے پایہ کے امام اور عارف باللہ تھے یہ فرمایا کہ ہمارے امام القائم یعنی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے زمانے میں مشرق میں رہنے والے مومن مغرب میں رہنے والے اپنے دینی بھائی کو دیکھ سکیں گے۔ اسی طرح مغرب میں بیٹھا ہوا مومن اپنے مشرق میں بیٹھے ہوئے بھائی کو دیکھ سکے گا۔ جہاں تک دوطرفہ رویت کا تعلق ہے بعینہ اسی طرح ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں لیکن آواز کا اس پیش گوئی میں ذکر نہیں تھا کہ ایک دوسرے کو سن بھی سکیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آغاز ہے آگے انشاء اللہ ایسے دن بھی آئیں گے کہ مشرق و مغرب کی جماعتیں ٹی وی کے اعلیٰ انتظامات کے ذریعہ بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھ بھی سکیں گے اور ایک ایسا عالمی جلسہ ہو گا جس کی کوئی نظیر دنیا میں پیش نہیں کی جا سکے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی اللہ کے فضل اتنے ہیں اور اتنے برس رہے ہیں کہ بارش کے قطروں کی طرح ان کا شمار ممکن نہیں رہا۔ حضور نے فرمایا کہ جتنی بھی بارشیں فضلوں کی ہم پر ہوں ہمارا فرض ہے کہ ہر قطرے کو اپنے دل کی زبانوں پر لیں اور حمد کے گیت گاتے رہیں۔ حضور نے فرمایا جہاں تک شکر کے اظہار کا اعمال سے تعلق ہے وہ ایک الگ مضمون ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو پاک نمونے ہمارے سامنے پیش کئے ہیں ان نمونوں کو دیکھتے ہوئے آپ کے نقش پا کو چومتے ہوئے ہمیں آگے بڑھنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے مضمون کے تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت کے لئے محض امر کافی نہیں ہوتا اس کے لئے گہرا قلبی تعلق قائم ہونا ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے لازم ہے کہ ہر وہ شخص جس کو کوئی امر کا اختیار بخشا گیا ہو وہ اپنے ماتحتوں سے محبت اور شفقت اور رحمت کا سلوک کرے۔ اور جس طرح ان لوگوں کی اطاعت میں اس کی ذات پیش نظر نہیں رہتی بلکہ اللہ کی خاطر اس کی اطاعت کی جاتی ہے۔ اسی طرح ہر وہ شخص جس کے سپرد کوئی امر کیا گیا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ اپنے ماتحتوں سے سب سے برابر شفقت کا سلوک کرے۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کے حوالے سے فرمایا کہ ہر بات توحید سے چلتی ہے، ہر بلندی کا چشمہ توحید ہے اور ہر عجز کا منبع بھی توحید ہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو صاحب امر ہے جس کے سامنے آپ سر جھکا رہے ہیں آپکو اس کا ایک وجود دکھائی دے رہا ہے مگر آپ کے لئے یہ ہدایت ہے کہ اس وجود کو نظر سے ہٹا دو کیونکہ آپ کا ہر تذلل خدا کے لئے ہونا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک اور قسم کا جھکنا بھی ہے جو اپنے غلاموں پر جھکنا ہے اس کا ذکر بھی فرمایا گیا ہے کہ اے میرے حضور جھکنے والے تو ان پر بھی جھک جو تیرے حضور جھک رہے ہیں اور اپنی رحمتوں اور شفقتوں کو ان پر پھیلا دے۔

حضور نے فرمایا کہ وہ امیر جو محض اس وجہ سے بعض سے تعلق رکھتے ہیں کہ وہ اس کے حق میں باتیں کرنے والے ہیں اور ہر موقعہ پر اس کی تائید میں اٹھ کھڑے ہونے والے ہیں وہ جانتے نہیں کہ یہ بات توحید کے خلاف ہے۔ ہر امیر کے لئے لازم ہے کہ جھکے اور رحمت کے ساتھ سب لوگوں سے انکساری کے ساتھ، عجز کے ساتھ برابر کا سلوک کرے۔ اس کا مرتبہ بڑا ہے تو محض اس لئے کہ خدا نے اسے اس مقام پر فائز کیا ہے۔ مگر جس مقام پر فائز کیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ خود اس سے نیچے اتر آئے اور یہ مضمون "واخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین" سے نکلتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیات قرآنیہ اور حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کی سیرت طیبہ کے حوالے سے اس مضمون کو تفصیل سے کھول کر بیان فرمایا اور فرمایا کہ ہر وہ صاحب امر جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کی اس سنت کو اپنا لے اسے کوئی بھی خطرہ نہیں کیونکہ وہ جب لوگوں سے تعلق بڑھائے گا تو خدا کی خاطر بڑھائے گا۔ حضور نے فرمایا جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے اسے سمجھنا چاہئے کہ یہ لوگ خدا کی خاطر اس کے سامنے سر جھکا رہے ہیں اور خود اسے مزید خدا کے سامنے جھکنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ مومن اگر حضرت محمدؐ رسول اللہ کے رنگ اختیار کرے تو اس کی اطاعت بھی سربلند ہے اور مطاع ہونے میں بھی سربلندی ہے۔

حضور نے اس مضمون کے حوالہ سے جماعت کینیڈا کو آخر پر خصوصیت سے دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی کہ یہ زمانہ وہ آگیا ہے جب قوموں کی تقدیریں بدلنے کا زمانہ آگیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کینیڈا کے لوگ باوجودیکہ دنیاداریوں میں پھنس گئے ہیں ان کے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت کی اور اچھا ہونے کی ایک پیاس موجود ہے۔ یہ قوم آپ کو بلا رہی ہے۔ اگر آپ نے ان تک پہنچ کر ان کی پیاس کو نہ بجھایا تو خدا کے حضور کیا جواب دیں گے۔ (بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن)

طالبان دعا:۔

AUTO TRADERS

آٹو ٹریڈرز

16 بینٹنگ لین کلکتہ۔ 700001

فون نمبر:۔

2430794 · 2481652 · 2485222